رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

جلد ۱ ۔ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۲۵ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ بروز بدھ ۔ نمبر ۷

# مدینۃ المسیح

## ایوان خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر وعافیت ہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ حضور صبح قریباً ۲ گھنٹے اور پھر عصر کے بعد مسجد اقصیٰ میں شام تک باہر پبلک میں تشریف رکھتے ہیں۔ باقی وقت مستورات قرآن وحدیث اور خلوت میں دعا ومطالعہ کتب وغیرہ میں گزرتا ہے۔ عصر کے درس میں سورہ قصص ختم ہوئی۔ صبح کے درس میں سورہ قصص قریب الاختتام ہے اور بخاری +

## اہل بیت نبوی

حضرت ام المومنین وصاحبزادگان والاتبار خیریت سے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کے صبح کے درس میں سورہ نور شروع ہے اور ظہر کے درس میں سورہ بقرہ ختم ہوئی۔ آپکے حلقہ درس میں کالجیٹ ہوتے ہیں۔ ربط آیات اور تبلیغ سلسلہ اور آنحضرت صلعم وصحابہ کرام کے نمونے سے اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کا آپ کو خیال رہتا ہے۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو چونکہ بوجہ سمر ویکیشن سکول کے کام سے فراغت ہوگی۔ اس لئے آپ ایک ٹریکٹ لکھنے والے ہیں جسمیں تبلیغ سلسلہ کے طریق پر باستثناء کلام مسیح العباد بحث ہوگی

## واعظین

اس ہفتہ مفتی محمد صادق صاحب۔ شیخ غلام احمد صاحب۔ شیخ رحیم بخش صاحب انجمن تائید الاسلام کی درخواست پر گورداسپور گئے۔ وہاں مفتی صاحب کا لکچر فضیلت قرآن مجید پر ہوا۔ ہر سہ لکچر بہت دلچسپی سے سُنے گئے۔ اور غیر احمدی پریزیڈنٹ بھی تعریف پر مجبور ہوئے مولوی صدر الدین صاحب نے دار العلوم میں طلباء کو اسلامی تاریخ کے چند واقعات دلچسپ پیرائے میں سُنائے +

## مصری قافلہ

۲۶ جولائی کو ۱۱ بجے شیخ عبد الرحمٰن صاحب لاہوری نومسلم "مولوی فاضل" اور شاہ ولی اللہ صاحب تبلیغ اسلام سلسلہ وتحصیل علوم عربیہ کے لئے مصر روانہ ہوئے۔ شیخصاحب نوجوان ہیں۔ انٹرنس پاس کرنے کے بعد عربی پڑھنے کو اتنا شوق تھا کہ اپنی محنت سے مولوی فاضل تک پہنچے اور شاہ ولی اللہ صاحب امتحان ایف اے میں شامل ہوئے تھے مگر عربی اور تبلیغ کا شوق ان کو بھی لے گیا دونو انصار اللہ ہیں۔ آپکی مشایعت کو صاحبزادہ صاحب مع انصار اللہ ودیگر احباب قریہ سے باہر تک گئے۔ انشاء اللہ آپ عنقریب سُنینگے کہ بعض انصار اللہ چین وجاپان وبرہما روانہ ہو گئے +

## مدرسہ احمدیہ

دوسرا اخبار شائع ہونے تک دونو مدرسے تعطیلات گرمی کے لئے بند ہو جائینگے۔ مدرسہ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے امتحان کا وقت آگیا۔ انھیں ان تعطیلوں میں باہر جاکر کچھ کام کرنا چاہیئے۔ تاکہ انھیں ہمیں اور قوم کو اندازہ ہو۔ کہ وہ جس کام کے لئے تیار ہو رہے ہیں اسکے کہاں تک اہل ہیں۔ ایک جلسہ ۲۷ جولائی کو ہوا جسمیں مولانا محمد سرور شاہ صاحب اور بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب نے طلباء کو اپنے فرائض یاد دلائے +

## صدر انجمن

۲۷ جولائی کو شیخ رحمت اللہ صاحب و ہر دو ڈاکٹر مرزا۔ و ڈاکٹر شاہ صاحبان لاہور سے آئے۔ اور صدر انجمن کا اجلاس بصدارت ہوا۔ اور بہت سے معاملات طے ہوئے +

## مہمان

گوجرہ سے مرزا محمود بیگ مع پانچ کس سیٹر لیل سے سراج الدین وحسن محمد صاحب۔ الہ آباد سے خانساماں عبد الواحد صاحب جو بارادہ حج مکہ معظمہ جارہے ہیں لاہور سے برادران مبارک منزل۔ بہاولپور سے چودھری غلام حسن صاحب یادگیر حیدر آباد دکن سے۔ محمد خواجہ صاحب بھیرہ سے۔ چند برادگان۔ ٹیری کوہاٹ سے مولوی احمد گل صاحب آئے اور کمو۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

# جنگ بلقان

**۲۲**-جولائی-لنڈن-افواہ ہے کہ ملکہ بلغاریہ نے ملکہ رومانیہ سے اپیل کی ہے کہ رومانوی پیشقدمی سے روکے جاویں-یونانی تین دستوں میں بلغاری سرحد کیطرف بڑھ رہے ہیں-سروی کہتے ہیں کہ بلغاری سپاہ عظم کسٹنڈل اور ڈونٹزا کے مابین ایک چھوٹے سے محاذ میں مورچہ بندی کر رہے ہیں +

دول ٹرکی و بلغاریہ کی حدبندی کی بین الاقوامی کمیشن کی کاروائی بہت جلد شروع کرانے کے پیرائے میں بالواسطہ ٹرکی پر دباؤ ڈال رہی ہیں چنانچہ اگلے ہفتہ سے حدبندی کا کام شروع ہو جائیگا اس طرح ٹرکی کو کنایۃً بتایا جاتا ہے کہ جو حد معاہدہ لنڈن کی رو سے مقرر ہو چکی ہے-اس سے آگے بڑھنے کی اجازت نہ دی جاویگی +

ترکی رسالہ ایڈریانوپل کے سامنے پہنچ گیا ہے +

روما میں نیم سرکاری طور سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر ٹرکی نے ایڈریانوپل میں فوج کو داخل ہونے کی اجازت دی تو طاقتیں براہ راست مداخلت سے باز نہ رہینگی +

لوھاسنس اور صوفیہ کے مابین بمقام قرڈٹیان پر بلغاریوں کو شکست ہوئی +

رومانیا نے بلگیریا سے جداگانہ صلح کرنے سے انکار کیا ہے-

**۲۳**-جولائی-صوفیہ سے ٹائمز کو تار پہنچا ہے کہ ترک قلعہ کی سپاہ کے ساتھ مختصر لڑائی کر کے ایڈریانوپل میں داخل ہو گئے-

رومانوی مشرقی سمت سے بڑھ رہے ہیں انکی پیشقدمی رومیلیا کیلئے موجب خطرہ ہے-صوفیہ سے خبر آئی ہے کہ ایڈریانوپل کے ملکی حکام اور آبادی بلگیریا کیطرف بھاگ رہی ہے-ہزاروں یہاں پہنچ چکے ہیں ستر ہزار راستہ میں ہیں-کہتے ہیں انور بے ترکی سپاہ ایڈریانوپل کا کمانڈر ہے-یونانی-سروی-مانٹی نیگروی گورنمنٹوں نے روس کو جواب لکھا ہے کہ وہ صلح کیلئے براہ راست بلغاریہ سے گفتگو کرنے پر تیار ہیں-لیکن التوائے جنگ نہ ہوگا جبتک بلغاریہ مبادیات صلح منظور نہ کرے-مسٹر آکلنڈ نے ہاوس آف کامنز میں لکھا کہ ٹرکی کی تازہ خبریں یورپ کو اپنی طرف منعطف کر رہی ہیں وہ نہیں کہہ سکتے کہ دول کس قسم کی کارروائی پر متفق ہونگے +

**۲۴**-جولائی-مسٹر ایسکوئتھ نے اپنی تقریر میں کہا کہ دول کوشش کر رہی ہیں کہ متحاربین بلقان کو کانفرنس صلح میں اکٹھا کرے-بنش میں باہمی مشورہ التوائے جنگ کیلئے ہوگا-اور شرائط صلح کا تصفیہ ہوگا-موخر الذکر کی نسبت دول اپنے فیصلہ کو محفوظ رکھینگے ٹرکی کے متعلق مسٹر ایسکوئتھ نے کہا-اگر ٹرکی کی بڑے مشورہ پر معاہدہ لنڈن کو نظرانداز کرنے پر آمادہ ہو گئی ہے تو اسے تیار رہنا چاہیئے-کہ ایسی باتیں اور امور پیدا ہو جائینگے جو اسکے لئے مفید نہ ہونگے-سفرانے لنڈن میں ٹرکی پیشقدمی اور متخاصمین کے مابین حتی الامکان سمجھوتہ کے متعلق مفصل بحث کی سفرانے بالاتفاق لکھا کہ ٹرکی جو سرحد کیلئے دول کے فیصلے کے متعلق نظر ثانی میں سائل ہے وہ قطعی ناقابل تسلیم ہے-سفرا کو امید ہے کہ ۲۴-جولائی کو کل گورنمنٹوں کیطرف سے ہدایات موصول ہو جائینگی کہ کیا کارروائی قسطنطنیہ میں کی جاوے-

ترکوں کا بیان ہے کہ بلغاریوں نے مختلف موقعوں پر ان کی مزاحمت کی جس پر ترکوں کو مجبوراً لڑنا پڑا-کلینی برغاس-لولی برغاس-مل ارجین اور بابا ایکی پر مسلط ہو گئے-اور ۱۳۶ قیدی ان کے ہاتھ آئے +

یونانی بلغاری سرحد سے-۳ میل کے فاصلہ پر ہیں قسطنطنیہ میں سرکاری طور سے اعلان ہوا ہے-کہ ترکی سپاہ ایڈریانوپل و قرق کلیسی میں داخل ہو گئی-بلغاریوں نے قرق کلیسی پر خفیف مزاحمت کی-مگر ایڈریانوپل کو ذخائر اور بعض سرکاری عمارتوں کے اڑانے کے بعد بلا مقابلہ حوالے کر دیا +

**۲۵**-جولائی-انور بے کی تیز رفتاری کی وجہ سے ایڈریانوپل پر ترکوں نے قبضہ کیا-انور بے نے ۲۴ گھنٹوں میں ۵۰ میل طے کیئے-ترک قیدی پہلے ہی ایڈریانوپل سے روانہ کر دیئے گئے تھے وہاں کی عورتوں نے ترکوں پر پھول برسائے +

بلغراد-دوشنبہ اور سہ شنبہ کو مسلسل جنگ ہوتی رہی-سروی فاتح ہوئے-سرویہ نے شمال مغرب بلگیریا میں بلغراد چک پر قبضہ کر لیا-بلغاری وزیر اعظم نے بیان کیا کہ اسے امید ہے کہ دول عظمی ٹرکی کو انکی اپنی مقرر کردہ حدود سے آگے تجاوز کرنے کی اجازت نہ دینگے +

بلغاری فوج میں ہیضہ شدت سے پھوٹا ہوا ہے جو یونانیوں میں بھی جا پہنچا ہے-موقعہ جنگ نہایت خطرناک منظر بنا ہوا ہے تمام علاقہ تلوار اور آگ سے تباہ و برباد ہو گیا ہے +

**۲۶**-جولائی-سرویہ-یونان-بلغاریہ نش میں التوائے جنگ پر غور کرینگے-جرمن اخبار کہتے ہیں-ممکن ہے کہ سرحدی تصفیہ ٹرکی کی تائید میں کیا جاوے-شاہ رومانیا نے التوائے جنگ کے لئے متحاربین اقوام میں تحریک کی ہے +

تجارسٹ میں بلغاریہ کے سامنے جو شرائط پیش ہونگی وہ بلقان میں ریاستوں کے موازنہ طاقت پر مبنی ہونگی-ریاست ہائے مذکور ہرگز نہیں کو بلغاری یا ترکی صوبہ تصور کرنے کی طرف مائل نہیں +

فتح ایڈریانوپل پر ترکی شہروں میں بڑی خوشی منائی گئی +

فلیپوپلس کیطرف ترک بڑھ رہے ہیں-اس خبر نے سفراء کی کانفرنس میں سراسیمگی پیدا کر دی + شاہ بلغاریہ نے دول سے مداخلت کی التجا کی-بلغاریوں نے بڑی سخت اور سنگدلی سے کام لیا ہے + برٹش بحری کپتان بیان کرتا ہے کہ اس نے سترہ سولاشیں ڈاگٹرٹو میں بوڑھوں-عورتوں-بچوں کی دیکھیں-جو کہ ہوا میں پھینکر سنگینوں پر روکے گئے تھے +

**۲۷**-جولائی-شاہ بلغاریہ نے یورپ سے درخواست کی ہے کہ وہ ٹرکی کو خود بلگیریا کے اصلی علاقہ پر حملہ کرنے سے روکے-شاہ رومانیا نے ذاتی طور پر سلطان کو ترکی پیشقدمی کی غیر موزونیت پر توجہ دلائی ہے-روس اور آسٹریا نے یونان و سرویہ کو تحریک کی ہے کہ وہ بلغاریہ کی نہایت نازک حالت کی وجہ سے التوائے جنگ قبول کر لیں-افواہ ہے کہ رومانیا نے یونان کو متنبہ کیا ہے کہ اگر وہ اسی طرح صوفیہ کیطرف بڑھتا گیا تو رومانوی پہلے ہی اس پر قبضہ کر لینگے-نیز رومانیا نے یہ ضرورت ظاہر کی ہے کہ بلغاریہ کو ترکی حملے روکنے کے قابل بنایا جاوے + سرویہ و یونان اپنی بات پر مصر ہیں-انھوں نے رومانیا کی تحریک مسترد کر دی ہے-وہ کہتے ہیں پہلے شاہ بلغاریہ مبادیات صلح منظور کرے پھر ہم التوائے جنگ منظور کرینگے-صوفیہ میں سخت مایوسی ہے اسے صرف دول یا رومانیا کی مداخلت پر بھروسہ ہے-سفراء کی کانفرنس سے معلوم ہوتا ہے کہ دول صرف اس پر متفق ہوئے ہیں کہ ترکی سے سخت ناراضی کا اظہار کیا جاوے-صرف روس مداخلت پر مائل ہے +

لنڈن میں امید کیجاتی ہے کہ بلغاریہ پر ترکی یورش ریاست ہائے بلقان کو اپنے اختلافات کو دور کرنے پر آمادہ کرے گی ورنہ طاقتیں بعض ترکی مطالبات کے قبول کرنے میں پس و پیش نہ کرینگی-

قسطنطنیہ-ایڈریانوپل کے تسخیر ہونے پر ۲۵ جولائی کو قسطنطنیہ کی تمام مساجد میں دوگانہ شکرانہ پڑھنے کی تجویز ہوئی-نیز مسئلہ ایڈریانوپل پر ترکوں کی متفقہ رائے کے اظہار کے لئے ایک متہم بالشان جلسہ ہونے والا ہے +

---

# کلام محمود

یہ کلام حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ہے کلام کیا ہے سبحان اللہ اپنے اندر ایک کشش مقناطیسی رکھتا ہے-جو لوگ شاعری سے ذرا بھی مس رکھتے ہیں-وہ جانتے ہونگے کہ وہ اشعار جو ایک درد بھرے دل سے نکلیں-انمیں جو رقت و سوز ہوتا ہے-وہ بناوٹ میں نہیں-وہ اپنے اندر جادو سے بڑھ کر اثر رکھتے ہیں اور پھر ان اشعار میں جو شخص [illegible] قیمت صرف ۴/ (ملنے کا پتہ) مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور-(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# الفضل

قادیان - بروز بدھ - جولائی ۱۹۱۳ء

## تدبیر کند بندہ - تقدیر کند خندہ

اکتوبر ۱۹۱۲ء تمام عالم اسلام کیلئے ایک سخت امتحان کا مہینہ تھا۔ طرابلس کی جنگ ابھی ختم نہ ہوئی تھی۔ اور ترکوں اور اطالویوں میں معاہدہ صلح پر گفتگو ہی ہو رہی تھی۔ کہ ریوٹر نے اس خبر کے ارسال کرنے سے عالم اسلام میں ایک تہلکہ ڈالدیا۔ کہ جنگ طرابلس سے شکستہ و زخم خوردہ ٹرکی جو ایک لمبے آرام کی محتاج تھی۔ اپنے زخموں کے بھرنے سے پہلے ہی مجبور کی گئی ہے۔ کہ ایک نہیں دو نہیں اکٹھی چار بلقانی ریاستوں کے تیز نشتر کے نیچے عمل جراحی کرائے۔ اور وجہ سوائے اس کے کچھ نہ تھی کہ وہ اسوقت ایسی نحیف ہو چکی تھی۔ کہ عمل جراحی سے بھاگنے اور انکار کرنیکی اسمیں طاقت و سکت ہی باقی نہ تھی اور اطالیہ کے عصاء انتقام کی ضرب شدید سے وہ انڈر کلورافارم مریض کے مشابہ تھی اور ایسے نادر موقعہ کو مہربان جراحان بلقان ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتے تھے۔ کیونکہ ٹرکی کی سچی محبت اور خلوص انھیں مجبور کرتا تھا کہ وہ اس کے بیمار حصہ کو کاٹ کر پھینکدیں۔ گو ان کا یہ بھی منشاء تھا کہ اس زبردست تجربہ جراحی کی یادگار کے طور پر حصہ معمول کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ مریض کی رائے کو مانتا ہی کون ہے۔ ٹرکی نے لاکھ شور مچایا۔ مگر بلقانی جراحوں نے ایک نہ مانی۔ اور چاروں طرف سے ٹرکی کو گھیر لیا۔ یورپ جسے خیال تھا کہ کہیں ٹرکی بلقانیوں کو شکست نہ دیدے۔ معاہدہ برلن کی بنا پر ٹرکی کو دھمکی دینے لگا کہ تم بلقانیوں سے لڑائی نہ کرو بلکہ یونہی صلح کر لو۔ کیونکہ اگر تم فاتح بھی ہوئے تو یہ ملک تمہیں دلوایا نہ جائیگا۔ کیونکہ معاہدہ برلن کی رو سے موجودہ علاقہ میں کوئی تغیر نہیں ہو سکتا۔ لیکن ٹرکی بیچاری میں اتنی طاقت ہی کہاں تھی کہ بلقانیوں کا مقابلہ کر سکے۔ یہ تو صرف یورپ کی قوت احتیاط نے اعلان کروا دیا تھا۔ تا اگر خلاف امید ٹرکی فاتح بھی ہو جائے تو کسی حصہ ملک کی امیدوار نہ ہو سکے۔

جنگ ہوئی اور شہر پر شہر۔ قصبہ پر قصبہ۔ گاؤں پر گاؤں قلعہ پر قلعہ ترکوں کے ہاتھوں سے نکلنا شروع ہوا۔ اور یورپ حیران ہو گیا۔ کہ بلقانیوں نے کس آسانی سے ترکوں کو شکست دیدی۔ قریب تھا کہ بلقانی قسطنطنیہ پر بھی دست تعدی دراز کریں۔ کہ بعض یوروپین سلطنتوں کے مصالح کی بنا پر صلح کی تجویز قرار پائی۔ کیونکہ خطرہ ہو گیا تھا کہ قسطنطنیہ موجود صورت حالات میں بلقانیوں کو ہضم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ انکی فتح پر یورپ کی سلطنتیں آپس میں ہی لڑ مرینگی۔

### تصویر کا دوسرا رُخ

اگرچہ تصویر کا تو ایک ہی رُخ ہوتا ہے مگر ہمارے مضامین آفرینوں نے اسکے دو رُخ قرار دے رکھے ہیں جب بلقانیوں کو یوں فتوحات نصیب ہوئیں۔ اور صلح کی تجویز ہوئی تو وہی یورپ جو جنگ سے پہلے اس ڈر سے کہ ترک فاتح نہ ہو جائیں معاہدہ برلن یاد دلا رہا تھا۔ اسبات پر مصر ہوا کہ فاتحین کو ان کے ثمرہ کامیابی سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ ترک کمزور تو تھی ہی۔ انھوں نے سوائے قسطنطنیہ اور اسکے گردو نواح کے یورپ کا باقی سارا علاقہ دینا منظور کر لیا۔

### تصویر کا تیسرا رُخ

اگرچہ تصویر کے دو رُخ بھی دھینگا دھانگی ہی بنائے گئے ہیں مگر اس جنگ نے تو ثابت کر دیا ہے کہ تصویر کے تین رُخ بھی ہوتے ہیں جب مال غنیمت کی تقسیم کا وقت آیا تو وہ تہذیب و شایستگی کے مدعی جو ترکوں سے صرف اس بنا پر نبرد آزما ہوئے تھے کہ انکی مرض بدانتظامی کو دور کریں۔ اور اسکے یوروپین علاقہ کے باشندوں کو مرض جہل سے نکالیں تہذیب و شایستگی کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں جنگ و جدال پر آمادہ ہو گئے۔ اور ہر ایک ریاست دوسرے کے حقوق پر دست اندازی کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ اور آپس میں وہ جنگ و جدل شروع ہوئی کہ لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ ترکوں کی حکومت پر گو ظلم کے بہت سے الزام لگائے جاتے ہیں مگر جو ظالمانہ کارروائیاں اس جنگ میں بلقانی مدعیان تہذیب سے ظاہر ہوئی ہیں۔ ان کا نمونہ ترکوں کے سارے زمانہ حکومت میں نہیں مل سکتا۔ یونان و سرویہ نے ملکر بلگیریہ پر حملہ کیا۔ اِدھر رومانیہ بھی آ شامل ہوا۔ اور اس جنگ کے اصل بانی بلغاریہ کے دل و جگر پر ایسے تیر چلانے شروع کئے کہ ملکۂ رومانیہ سے دردناک اپیل کرنی پڑی۔ کہ للہ ان مصائب سے بچاؤ۔

### تصویر کا چوتھا رُخ

ایسے وقت میں ترکوں نے بھی اپنی ذلت کو دور کرنے کا موقعہ پایا۔ اور مناسب نہ سمجھا کہ خاموشی سے اس موقعہ کو گزرنے دیں اور انھوں نے بھی نہایت پھرتی اور تیزی سے اپنی فوجوں کو ایڈریانوپل کیطرف جو قسطنطنیہ سے پہلے اسلامی دار الخلافہ تھا اور جسے مہینوں کے لمبے مقابلہ کے بعد بلغاریہ نے فتح کیا تھا۔ بڑھانا شروع کیا۔ یورپ نے حسب معمول شور مچایا۔ اور ترکوں کی دب جانیوالی عادت سے کچھ تعجب نہ تھا کہ وہ صلیب کے آگے سربسجود ہو جاتے۔ مگر اس دفعہ ترکوں کے دل و دماغ انکے اپنے قبضہ میں نہ تھے اور فوجوں کی باگ بجائے کسی انور بے یا حلیم پاشا کے ہاتھوں میں ہونے کے خود ملائکہ آسمانی کے ہاتھوں میں تھی۔ اور وہ اشارہ ایزدی کے ماتحت اس کمزور و پراگندہ فوج کو جو بلقانیوں کو بارہا پیٹھ دکھا چکی تھی آگے ہی آگے بڑھا رہے تھے اور اس تصویر کے چوتھے رُخ کے نمودار ہوتے ہی مسیح موعود کے دم عیسوی نے کچھ ایسا جادو کر دیا تھا کہ وہی تصویر جو بے جان تھی۔ اب جاندار ہو گئی۔ اور ایڈریانوپل کی فتح کے ساتھ ہی اس نے یورپ کے گوشہ گوشہ میں ببانگ بلند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی متروکہ آواز کو پہنچا دیا۔ اور مسیحیت کا بُت اسکے آگے سربسجود ہو گیا ٭

ایڈریانوپل کی فتح نے اسبات پر مہر لگا دی ہے کہ رسول کریم خدا کے فرستادہ۔ اور حضرت مسیح موعود اس کے مامور ہیں ٭

میں ناظرین کو اس واقعہ کو سمجھنے کیلئے نو سال پیچھے لے جانا چاہتا ہوں۔ جبکہ ۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے خدا تعالے سے خبر پاکر یہ الہام شائع کیا تھا۔ کہ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون یعنے قسطنطنیہ کی حکومت کو اسکے پاس کے علاقہ میں شکست دیجئی ہے اور وہ اپنے شکست خوردہ ہونیکے بعد جلد غالب آجائیگی۔ زمانہ نے اس پیشگوئی کو انسانی حافظہ سے اُتار دیا تھا اور غفلت کے پردوں میں لپیٹ کر رکھ دیا تھا۔ اور دوست و دشمن خدا کے اس کلام کو بھلا چکے تھے۔ جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء میں بلقانیوں نے یکایک ترکوں پر حملہ کیا اور انھیں ایسی خطرناک شکست دی کہ مارتے مارتے شتلجہ تک پہنچ گئے جو قسطنطنیہ کا آخری حفاظتی قلعہ ہے اور اسوقت ترکوں کی ایسی ہی حالت ہو گئی جیسی کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم کے وقت قسطنطنیہ کے بادشاہ کی ہو گئی تھی جبکہ ایرانیوں نے رومیوں کو شکست دیکر اتنا پیچھے ہٹا دیا کہ قسطنطنیہ کی حد تک پہنچ گئے اور اسوقت خدا تعالے نے قرآن شریف میں رسول کریم کے ذریعہ دُنیا کو بتایا کہ غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین۔ یعنے رومیوں نے قریب کی زمین میں شکست کھائی ہے اور وہ چند ہی سالوں میں (تین سال سے لیکر نو سالوں تک) اپنے مغلوب ہونے کے

بعد پھر غالب ہو جائینگے۔ یہ ایک آواز تھی جو ایسے وقت میں اٹھی جب رومیوں کیلئے کوئی جائے مفر نہ تھی۔ مگر خدا نے انھیں پھر اٹھایا اور وہ اپنے دشمن ایرانیوں کو شکست دینے کے قابل ہوئے بعینہ جب بلقانی قسطنطنیہ کے قریب پہنچ گئے اور اپنی طرف سے انھیں بالکل تباہ کر دیا۔ تو خدا نے وہ پیشگوئی جسکا اعلان مسیح موعودؑ کی زبان پر آج سے نو سال پہلے کیا تھا پوری کی اور یورپ پر ثابت کر دیا کہ **محمد صلی اللہ علیہ وسلم** تو بڑی شان کے ہیں ہی۔ انکا ایک غلام بھی انکی تجاویز کو دریا برد کر سکتا ہے اور یہ کہ اسلام کو تلوار کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ بلکہ خدا نے اسکے لئے ایسے سامان بھی پیدا کر رکھے ہیں۔ کہ جنکی مدد سے بغیر تلوار کے وہ دنیا پر غالب ہو سکتا ہے۔

## پس ایڈریانوپل کی فتح اسلام کی فتح ہے احمدیت کی فتح ہے۔ بلکہ یُوں کہو کہ توحید کی فتح ہے۔

ہم نے اس جنگ کا جو نقشہ ابتداء میں کھینچا ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس جنگ نے کتنے پہلو بدلے ہیں اور ترک جو طرابلس کی شکست سے پہلے ہی چُور ہو چکے تھے۔ کوئی انسانی ہاتھ انھیں ظالم سے انتقام لینے کی طاقت نہیں دے سکتا تھا۔ ہاں یہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ تھا۔ جس نے اتحادیوں کو آپس میں لڑا دیا اور اس طرح ترکوں کو موقعہ دیا کہ وہ الہٰی تائید کے ساتھ اس الہام کو جو آج سے نو سال پہلے جبکہ یہ جنگ ابھی مستقبل کے پردوں سے پوشیدہ تھی۔ پورا کریں +

خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے مخالف ہمیشہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ جب واقعہ ہو جاتا ہے تب اسکی نسبت پیشگوئی شائع کیجاتی ہے اگرچہ یہ جھوٹ تھا۔ مگر اس دفعہ خدا نے ان کے لئے کوئی موقعہ اعتراض کا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ عین شکست کے وقت جب ترکوں کیلئے کوئی امید باقی نہ تھی۔ یہ پیشگوئی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب نے انگریزی میں چھپوا کر تمام یورپ اور ٹرکی میں شائع کر دی تھی +

کوئی سُنے نہ سُنے۔ ہمارا تو فرض ہے کہ سنائیں۔ اس لئے ایکدفعہ پھر اپنے مخالفین سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ کیا اب بھی سچائی کو قبول کرنیکا موقعہ آیا ہے یا نہیں۔ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ۔ اگر کسی کے دل میں خدا پر ذرہ بھی ایمان ہے تو چاہیئے کہ اس پیشگوئی کی صداقت پر غور کرے اور خدا کے مامور کی تصدیق کرے کیونکہ اسلام اسی کا نام ہے کہ خدا کے ہر حکم کو قبول کیا جائے +

آخر میں میں یہ بتلا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ الہام کے ساتھ ایک اور الہام بھی ہے کہ ھم من بعد غلبھم سیغلبون یعنے ترک اپنی فتح کے بعد پھر مغلوب ہونگے۔ دیکھئے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت کب آئے گا۔ ابھی باد بیر سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

# مذکرات

### چوٹی کی فلاسفی

ہندو کئی سو سال سے سر پر چوٹی رکھتے آئے ہیں اور ہم اسے ہمیشہ غلامی اور اغیار کی محکومی کا نشان سمجھتے رہے ہیں۔ مگر اس بیسویں صدی میں جہاں اور بہت سے مسائل دینیہ آریہ سماج کی روشنی طبع سے نمایاں ہوئے ہیں۔ وہاں یہ معلوم کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ کہ بقول ارجن "چوٹی سر کے درمیانی مقام پر اس لئے ہوتی ہے کہ وہاں ضرب نہ پہنچ سکے۔ اور چوٹی کے بال سر کے درمیانی مقام کو ہر طرح سے محفوظ رکھیں"۔ گویا ہندو ہونا اور سر پھٹول کے لئے تیار رہنا لازم و ملزوم ہیں +

### یگیوپویت کی فلاسفی

پھر زنار کی تین تاروں کی فلاسفی سنئیے وہ یہ کہ تین تاروں سے زنار کو پہننے والا تین آشرموں (برہمچریہ۔ گرہست۔ بان پرست) کو پورا کرے۔ اور پرماتما کے تین ناموں اوم۔ کہم۔ بہرہم کو یاد رکھے۔ واہ چہ خوش۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فلاسفی ایسی باریک ہے کہ خود ہندو بھی اسے تا حال نہیں سمجھے۔ کیونکہ ہندو زمینداران موضع ایٹہ نے فیصلہ کیا ہے کہ جن جن شخصوں نے یگیوپویت پہن لیا ہے انکو پاس بھی نہ بیٹھنے دیا جائے حقہ پانی بند کر دیا جائے۔ اور انکو اچھی طرح سے تنگ کیا جاوے۔ اور اسوقت تک کہ یہ یگیوپویت اتار نہ دیں۔ انکے ہاتھوں کا چھوا ہوا پانی تک بھی شاستر کے برخلاف ہے اور مہا پاپ ہے" +

### مسجد کانپور کا واقعہ

مسجد کانپور کے متعلق ہمارے گزشتہ نوٹ کو پڑھ کر بعض دوستوں نے لکھا ہے کہ جو حصہ گرایا گیا ہے وہ ضرور مسجد کا حصہ تھا۔ اور کوئی وضو خانہ یا ایسی جگہ نہ تھی جو مسجد میں شامل نہ سمجھی جائے۔ ہم نے اسکے متعلق تحقیقات کیلئے خطوط لکھے ہیں اور امید ہے کہ اگلے اشو میں اس پر دوبارہ کچھ لکھنے کا موقعہ پائینگے۔ انشاء اللہ +

### ہر بات میں تجارت کی لاگ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم کے عروج کی خبر دی ہے، جو تجارت پیشہ ہوگی۔ اس لئے اسے دجّال کہا۔ جس کے معنے لغت میں فرقۃ عظیمۃ تحمل المتاع للتجارۃ کے لکھے ہیں۔ اس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ جنگی جہاز ہمیشہ جنگ کیلئے بنتے ہیں۔ اور ان پر اسقدر زر کثیر صرف اسی مقصد کیلئے خرچ ہوتا ہے۔ مگر حال میں صوبجات متحدہ امریکہ کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ جنگی جہازات بہت بڑی لاگت سے بنتے اور مہینوں بلکہ برسوں بیکار کھڑے رہتے ہیں۔ ان سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاتا۔ اس لئے ان کا ایک خاص حصہ نمائشگاہ بنا دیا جائے جسمیں ملکی صنعت و حرفت کے نمونے بار کر کے مختلف ممالک کے بندرگاہوں کو بھیجے جائیں۔ اور یُوں دستکاری کی تجارت بڑھے +

### غضب کرتے ہو ظالم آگ پانی میں لگاتے ہو۔

ہمارے ملک کے عشاق کا تخیل تو اپنے معشوق کے دست حنائی تک پہنچا ہے وہ اسے مہندی لگے ہوئے ہاتھوں کو پانی میں دھونے سے منع کرتے ہیں۔ کہ کہیں پانی میں آگ نہ لگ جائے۔ لیکن اس زمانے کے سائنس دانوں نے جو بجائے تخیلات کے واقعات کو پسند کرتے ہیں۔ سچ مچ پانی میں آگ لگا دی ہے چنانچہ ایک جرمن فوجی آفیسر نے ایسا اشتعال پذیر مادہ ایجاد کیا ہے۔ جو پانی سے چھوتے ہوئے بھڑک اٹھتا ہے۔ اور پھر کسی کیمیاوی مادہ کی مدد سے بجھ ہی نہیں سکتا۔ اور موجد کا دعوےٰ ہے کہ ایسا ایجاد کردہ مادہ کسی جنگی جہاز پر پھینکا جائے تو فوراً اسے پارہ پارہ کر کے تباہ کر ڈالے گا۔ تارپیڈو کا مشنی جنگی سپرٹ والے تباہی پسندوں کو مبارک +

### جاپان میں خطرے کا نشان

ٹوکیو کے نامہ نگار نے پائنیر کو اطلاع دی ہے۔ کہ ہندوستان میں جو وقتاً فوقتاً بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس میں کچھ جاپان کا ہاتھ بھی ہے کیونکہ گاہے بگاہے یہاں لوگ وارد ہو کر ہندوستان کے فرضی مظالم کی داستان سُناتے۔ اور جاپانیوں کو اپنے ساتھ لاتے ہیں چنانچہ ساکالی کلب میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں ایک ہندو ایک مُسلمان کے علاوہ دو جاپانیوں نے بھی ایشیاء میں یورپین مظالم پر لیکچر دئے۔ اور ان گوروں کے مظالم سے نجات حاصل کرنے کے لئے اہل جاپان سے امداد طلب کی۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو بہت افسوسناک ہے۔ اور اسمیں کچھ شک نہیں۔ کہ چند ناعاقبت اندیشوں کی حرکت ناشائستہ تمام امن پسند صلحکار ہندوستانیوں کے مقاصد کو سخت نقصان پہنچائے گی۔ ایسا فساد انگیز آدمی جو جاپان کیطرف سے ہندوستان میں آئے۔ اُسکی سختی سے نگرانی کی جائے +

### مسلمانوں کی تعلیم کا انتظام

ہندوستان میں مسلمانوں کی کمزوری کی ایک یہ وجہ بھی ہے۔ کہ وہ تعلیم میں اپنے حریفوں سے بہت پیچھے ہیں۔ مگر اب امید ہے کہ یہ شکایت بھی ایک حد تک رفع ہو جائیگی۔ کیونکہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے ۱۷ سربرآوردہ

مسلمانوں کی ایک مشیر کمیٹی مقرر کرنے کا ارادہ کیا ہے جو گورنمنٹ کو مسلمانوں کی تعلیم کے معاملات میں مشورہ دیگی" +

## ہمت ہو تو ایسی ہو

ضلع پٹنہ (بنگال) کا ایک طالبعلم امتحان انٹرنس میں سات دفعہ فیل ہو کر کامیاب ہوا ہے۔ استقلال و استقامت کی یہ مثال قابل تقلید ہے۔ جو بیوقوف طلبۃ العلم فیل ہونے کی خبر سنتے ہی خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہیں یا قریب المرگ۔ وہ اس واقعہ پر غور کریں +

## کروڑپتی اخبارات

اخبار کے ساتھ کروڑپتی کا لفظ کچھ اجنبی سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے اخبارات کا تو اکثر دیوالہ ہی نکلا رہتا ہے مگر یہ امر واقع ہے کہ پیرس کا ایک روزانہ اخبار پندرہ لاکھ روزانہ شائع ہوتا ہے۔ سرکاری کاغذات کے مطابق اس کی جائیداد ساڑھے پانچ کروڑ روپے ہے۔ اور اس کے چیف ایڈیٹر کی تنخواہ اٹھارہ ہزار سات سو پچاس روپے ہے + پبلک قدردانی کرے تو اخبار بھی اپنے آپ کو دلچسپ بنائیں +

## سات لاکھ زیادہ نہیں

بھارت کو افسوس ہے۔ کہ کیوں سات لاکھ روپیہ روزانہ یا چوبیس کروڑ سالانہ انڈیا آفس لنڈن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہندوستان سے جاتا ہے۔ اگر نہیں ہے تو ہندوستان جنت نشان بنجائے +

ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ روپیہ تو امن کے قائم رکھنے کیلئے ہے لیکن جو روپیہ ہندوستان سے شراب و سیگرٹ کی خریداری میں ولایت جاتا ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ ہندوستان میں جو ایک کروڑ ۔ ۲ لاکھ ۴۱ ہزار ۶ سو ۷۴ گیلن شراب استعمال کی گئی۔ یہ روپیہ کس کام آیا۔ کیا چند قیمتی زندگیوں کو تباہ۔ اور شاندار گھروں کو ویران کرنے کے لئے نہیں ہوا؟ اسی طرح سال گذشتہ میں جو ستر لاکھ کے سیگرٹ ہندوستان میں آئے۔ کیا وہ روپیہ جائز طور پر خرچ ہوا ہے۔ یہ روپیہ جو دھوئیں میں اُڑایا جاتا ہے اس پر تو کوئی افسوس نہیں۔ اور اس خرچ پر افسوس ہے جو ہمارے ہی فائدہ کے لئے خرچ ہوتا ہے +

## اسلامی سے عثمانی بننے کے بدنتائج

جب سے ترک بجائے اسلامی کے عثمانی بنے نقصان پر نقصان اُٹھایا۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو خود ذلیل بنایا۔ اور اپنے اختیارات کو اغیار کے مقابلے میں کم کر دیا۔ خود ان کے زیر حکومت علاقے کا یہ حال ہے کہ اگر ایک اجنبی۔ عثمانیوں پر ظلم کرتا ہے۔ تو مقامی پولیس اس اجنبی کو گرفتار کر کے تحقیقات نہیں کر سکتی جبتک اس کے متعلق خانہ کا کوئی شخص نہ آجائے +

باقی مالی حالت یہ ہے کہ **۵۳ ارب** فرانک قرضہ ہے جس کا سود ہی سلطنت عثمانیہ کی کل آمدنی سے ۵۰ فیصدی سے زیادہ ہے۔ مگر ابھی اور قرضے کی ضرورت ہے جسکے لئے یہ تجویز ہو رہی ہے۔ کہ ممالک عثمانیہ میں مٹی کے تیل کے بہت سے چشمے ہیں۔ ۵۰ لاکھ پونڈ پر ان کا ٹھیکہ دیا جائے۔ پھر قاضی کوئی کا صحن اس کے قریب کی تمام اراضی۔ اور باسفورس کے تمام شاہی مکانات کو سستے داموں فروخت کر دیا جائے +

مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب ترک سنبھل گئے۔ اور وہ اپنی غلطیوں پر متنبہ ہو گئے۔ جس کا نتیجہ بھی ظاہر ہے کہ وہ بلگیریا کی سرحد میں جا داخل ہوئے۔ ترک اگر مسلمان بنیں تو انشاء اللہ ان کے بھلے دن قریب ہیں +

## اشاعت اسلام

صرف وعظ اور لکچر ہی اسلام کی اشاعت کا ذریعہ نہیں۔ بلکہ و اسلاف عظام کے طریق سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی جگہ جا رہنا۔ اور وہاں اپنے نیک نمونے اور خوش معاملے سے خلقت کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ بہت بڑا مجاہدہ ہے +

چین میں اسلام پھیلا۔ تو اسی طریق سے۔ ہند میں اسلام کا نور آیا۔ تو اسی طرح۔ پھر ہندوستان کے مسلمان بھی ۸۰۰ برس پیشتر جزائر فلپائن کو گئے۔ اور وہیں بود و باش اختیار کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب خدا کے فضل سے وہاں ایک معقول تعداد مسلمانوں کی امریکہ کے زیر اثر مذہبی آزادی کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے +

## جدید ٹرکی وزارت

غازی محمود شوکت پاشا کے بعد جو ٹرکی وزارت قائم ہوئی۔ اسکے ارکان حسب ذیل ہیں +

صدر اعظم ... شاہزادہ سعید حلیم پاشا +

شیخ الاسلام محمد اسعد پاشا +

پریزیڈنٹ کونسل اف سٹیٹ خلیل بے (صدر مجلس حکومت)

وزیر داخلہ " " طلعت بے +

وزیر جنگ " " جرنیل عزت پاشا +

وزیر بحریہ " " محمود پاشا +

وزیر عدالت " " ابراہیم بے

وزیر مال " " رفعت پاشا +

وزیر سررشتہ تعلیمات " " شکری بے

وزیر تجارت و زراعت " " سلیمان بستانی +

وزیر محکمہ تعمیرات " عثمان نظامی پاشا +

وزیر اوقاف " " خیری بے +

وزیر سررشتہ ہائے ڈاک و تار " عسکیان آفندی +

## ولایتی وفد کی خیریت

برادرم چودھری فتح محمد صاحب سویز سے لکھتے ہیں کہ:۔

مکرم و معظم برادر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں اور منشی صاحب بخیریت سویز پہنچ گئے ہیں۔ میری صحت بہت اچھی ہے۔ آنکھوں کو بہت ہی فائدہ ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ امید ہے کہ آپ بندہ کو دعاؤں میں نہیں بھولینگے اور خط بھی کبھی کبھی ضرور لکھا کرینگے۔ اللہ تعالیٰ آپکو مضبوط صحت دے تا کہ آپ مجھے خط لکھنے کی فرصت نکال سکیں۔ آمین +

## ہوائی جہاز

یہ شرف تو وید ہی کو حاصل ہے کہ اسمیں آجکل تمام ایجادات کے بنانے کا مفصل طریق مرقوم ہے۔ مگر کسی خاص مصلحت سے ویدک دھرم کے متبعین نے اس کا عملی اظہار مناسب نہیں جانا۔ لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ کہ تیرہ سو برس پیشتر خدا کے پاک بندے پر ایک وحی نازل ہوئی +

عجیب عجیب قسم کی سواریوں کا ذکر ہے۔ اور انکی ذیل میں ہوائی جہاز بھی آئینگے جسکی ترقی کا یہ عالم ہے کہ اگست ۱۹۰۸ء میں صرف ۱/۴ ۱ میل سفر ہو سکا۔ تو جولائی ۱۹۱۳ء میں تین ہزار میل لمبا سفر کر لیا گیا ہے۔ اور اب جو ہوائی جہاز جرمنی میں تیار ہونگے۔ وہ ۶۰ گھنٹہ بغیر زمین پر اُترنے کے سفر کر سکینگے +

## اذا الصحف نشرت

قرب قیامت اور نزول مسیح کے نشانوں میں سے ایک یہ نشان بھی ہے کہ کتابیں بہت پھیل جائینگی۔ ایک ایک پرچہ اخبار اور ایک ایک رسالہ یا کتاب جو کسی مطبع سے ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو۔ اس قرآنی پیشگوئی پر شاہد عدل ہے پچھلے سال جرمنی میں اکتیس ہزار دو سو اکاسی کتابیں شائع ہوئیں۔ اور امریکہ میں تیرہ ہزار چار سو ستر۔ اور انگلینڈ میں دس ہزار نو سو بارہ۔ اس قدر کتابوں کا شیوع حیرت انگیز اور پھر علمی اشاعت اور خدا کی بات پوری ہونے کے اعتبار سے بھی مسرت خیز ہے۔ مگر کتاب دنیا میں ایک ہی ہے جس کا نام ہے قرآن مجید + فیھا کتب قیمۃ +

## کنعان کی زمین پر مسلمانوں کا حق ہے

"نور افشاں" لکھتا ہے کہ پولیٹیکل دنیا میں یہ عام افواہ ہے کہ یہودی لوگ ترکستان کو ایک قرضہ دینے پر تیار ہیں اور ملک کنعان خریدنے کے درپے ہیں۔ مگر اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس پر حق کس کا ہے۔ اس سوال کے جواب میں وہ بہت سے حوالے دیتا ہوا۔ آخر میں لکھتا ہے کہ:۔ "بس ہر ایک قوم قرینہ جس کا ختنہ کیا گیا ہے۔ اس دن سے لیکر آج کے دن تک اپنے جسم میں امانات کا ثبوت اور نشان رکھتی

# عالم اسلامی

**شام۔ بیروت** | بروز جمعہ ۲۷۔ جون کو بیروت کے ایک ہزار سات سو آدمیوں نے عربی زبان میں تین عرضیاں لکھی ہیں۔ ایک عریضہ وزیر اعظم کو بھیجا گیا۔ ایک نظارت داخلیہ کی طرف اور ایک نظارت خارجیہ کی طرف۔ اُس عریضہ کا یہ مضمون تھا ہم باشندگان بیروت اسوقت مناسب اور غنیمت خیال کرتے ہیں کہ ظاہر کردیں۔ کہ تخت عثمانی کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے۔ اور ہم دوبارہ توجہ دلاتے ہیں کہ ولایات جدیدہ کے قانون کو منسوخ کیا جاوے۔ اور وزارت سابقہ کی طرف جو اصلاحات کی تجاویز ہم نے ارسال کی تھیں۔ اس کی تصدیق کی جاوے۔ مجلس عمومیہ اصلاحیہ کو دوبارہ منتخب کیا جاوے۔ اور ہم ان مخلص بھائیوں کی زور سے تائید کرتے ہیں جو پیرس کانفرنس میں شریک ہیں جنکی غرض سوائے اصلاحات سلطنت عثمانیہ اور کچھ نہیں۔ اور ہمیں کامل وثوق ہے کہ واہیات اعتراضوں کی طرف گورنمنٹ ذرا بھی توجہ نہیں کریگی۔ اور بڑے زور سے رجال دولت کے آگے درخواست کرتے ہیں کہ بڑی سریع اصلاح کے بدوں بلاد میں حیات نہیں آسکتی +

## عربی کانفرنس کے ریزولیوشن

۲۳۔ ماہ جون کو شامی عربی کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کل کی ڈاک میں اس کانفرنس کے قرارات (ریزولیوشن) ہمیں پہنچے ہیں۔ اور وہ تیرہ ہیں۔ اس مجلس میں شامل ہونے والے خالص عربی عثمانی ہیں۔ اور سب پسندیدہ اور چیدہ لوگ ہیں۔ اور یہ جو اعتراض کیا جاتا ہے کہ شامی کانفرنس منعقدہ فرانس میں غیر ذمہ وار لوگ شامل ہیں غلط ہے اور رجال حکومت کی غلط بیانی ہے اور محض جھوٹ ہے جو انھوں نے اپنی طرف سے اختراع کیا ہے۔ اور خود کانفرنس کی کارروائی ان کے اعداء کے اقوال کی مکذب ہے۔ کانفرنس کے ریزولیوشن ذیل میں لکھے جاتے ہیں +

۱۔ سریع کامل اصلاحیں سلطنت عثمانیہ کی حیات اور بقا کے لئے بڑی ضروری ہیں +

۲۔ قسطنطنیہ کی گورنمنٹ مرکزیہ میں عرب عثمانیوں کو ضرور حصہ ملنا چاہیئے +

۳۔ ہر ولایت شامی عربی میں واجب ہے کہ حکومت کے کام اس کے باشندوں کے موافق تقسیم کئے جاویں +

۴۔ بہت دفعہ ولایت بیروت نے اپنے حصول مطالب کیلئے کوشش کی ہے جسکی تصدیق مجلس عام نے اپنی ۱۰۔ جولائی سنہ ۱۳ء کی مجلس میں کی۔ کانفرنس خواستگار ہے کہ مجلس عام کی مجوزہ تجویز کو عملی شکل دیجاوے +

۵۔ لغت عربی کو ملکی زبان بنایا جاوے۔ جو مجلس کی زبان ہونی چاہیئے۔ اور ملک شام اور بلاد عرب میں بھی یہی زبان رائج ہونی چاہیئے +

۶۔ ولایت شام اور بلاد عرب میں فوجی مقامی ہونی چاہیئے ہاں بحت ضرورت کے ساتھ افواج سلطنت میں بھی بھرتی ہوسکتے ہیں +

۷۔ موتمر کی خواہش اور دلی آرزو ہے کہ ملک لبنان کی مالی حالت میں اصلاح کی جاوے +

۸۔ کانفرنس ان اصلاحات کی طرف حکومت کو توجہ دلاتی ہے جو ارمنی عثمانی مانگتے ہیں +

۹۔ یہ ریزولیوشن سلطنت عثمانیہ کے پاس ارسال کئے جاویں +

۱۰۔ یہ پیغام سلطنت عثمانیہ کی تصدیق کے لئے حکومات کو بھیجے جاویں +

۱۱۔ کانفرنس تہ دل سے فرانسیسی حکومت کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ اس نے انکی بہت اچھی طرح سے ضیافت کی +

۱۲۔ اب سے لیکر جب تک کانفرنس کے ریزولیوشن نافذ نہ کئے جاویں۔ سوائے خاص اجازت کے شامی عربی اصلاح انجمنوں کے ممبر سلطنت عثمانیہ میں اپنے منصب اور وظیفے قبول نہیں کرینگے +

۱۳۔ یہ تمام ریزولیوشن شامیوں اور عربوں کے لئے پولیٹیکل روز نامچہ میں انکی نفاذ کے لئے سعی کرنا ہر ایک کا فرض ہوگا +

المؤید کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ایک آدمی نے یہاں تین نکاح کئے ہیں۔ اور آخری بیوی سے اسکے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ لڑکی کی والدہ اس کو چھوڑ کر کہیں اپنے کام پر گئی جب آئی۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ لڑکی قریب المرگ ہے۔ فوراً حکام کو اطلاع دیگئی۔ طبی معائنہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس لڑکی کو دودھ میں زہر ملاکر پلایا گیا تھا۔ سوتیلی ماؤں پر شبہ کیا گیا ہے +

حامد ابراہیم نے المؤید میں ایک مضمون دیا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ ۵۶ لاکھ فدان زمین ولایت عرب میں بیچنا چاہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی مالی حالت سخت خطرہ میں ہے۔ اور اس کا اب بازار میں اتنا اعتبار بھی نہیں رہا کہ بغیر رہن کے اسکو کوئی قرض دیوے۔ بھلا حالت جنگ میں تو حکومت کو روپیہ کی بہت ضرورت تھی۔ اب جبکہ وہ جنگ سے فارغ ہوگئی ہے تو اسے اتنی کونسی بڑی ضرورت پیش آئی ہے کہ وہ مجبور ہوگئی ہے کہ اتنا وسیع قطعہ زمین کا بیچدے جو قریباً مصری زمین کے برابر ہے۔ جب سے اتحادیوں نے زمام حکومت ہاتھ میں لی ہے تب سے سلطنت کی حالت روز بروز ابتر ہوتی چلی جاتی ہے وہ سیاست سے بالکل بے چین ہیں اور ریاست کے عاشق ہیں۔ کیا اس نے جاپان سے سخت ہزیمت نہ اُٹھائی تھی۔ کیا اسے بہت کچھ خرچ کرنا نہیں پڑا تھا پھر کیا اس نے زمین بیچنے کیلئے اعلان شائع کئے تھے۔ اتحادیوں کو پہلے سوچ لینا چاہیئے تھا کہ یہ زمین سوائے اجانب کے اور کوئی رعایا میں سے خرید نہیں سکے گا۔ کیونکہ رعایا آگے ہی فاقہ کشی کی حالت میں ہے۔ اس لئے اس زمین کو اجانب ہی خریدینگے اور پھر اجانب سے چھڑانا بہت ہی مشکل ہو جائیگا۔ کیا اُمت اسلامیہ گوارا کرسکتی ہے کہ حرمین شریفین کے پاس کی زمین اجنبی گورنمنٹ کے پاس ہو +

## امیر نجد اور شریف مکّہ

جب قسطنطنیہ یہ خبر پہنچی کہ امیر نجد نے بصرہ اور اسکے قرب و جوار کی بستیوں پر فتح پالی ہے۔ تو دار الخلافہ کے تمام حلقوں میں بڑا قلق و کرب پیدا ہوا۔ انتقام کے کئی طریقے سوچے گئے۔ مگر بالآخر یہ تدبیر سوچی گئی۔ کہ شریف مکّہ سے اس کام میں مدد لی جاوے۔ اور امیر نجد کو سخت سزا دیں + اس پر شریف مکّہ کو تار دی گئی انھوں نے جواب میں روپیہ طلب کیا جو اس مہم پر خرچ ہوگا۔ جو رقم انھوں نے طلب کی تھی۔ ارکان دولت پر گراں گزری۔ لیکن آخر اس رقم پر اتفاق ہوگیا۔ اس پر شریف کا بیٹا عبداللہ بک اور اور اس کا بھائی مشائخ عرب کو جمع کرنے لگ گئے ہیں۔ تاکہ وہ ابن مسعود امیر نجد پر چڑھائی کریں۔ جو لوگ مکّہ اور نجد کے درمیان کی مسافت کو جانتے ہیں وہ پہلے سے یہ خیال کرسکتے ہیں کہ یہ حملہ بھی پہلے حملہ عسیر کیطرح ناکام رہے گا۔ اور کامیابی صرف روپیہ دینے پر ہی سمجھی جاویگی۔ ہاں ہزار دو ہزار عرب جمع ہو جائینگے اور کئی دن جنگل میں قیام کریں گے۔ تاکہ وہ امیر نجد پر چڑھائی کریں پھر چند روز کے بعد فوج مکّہ میں شریف کے پاس آجائیگی پھر استانہ میں تار دی جائے گی۔ کہ وہ رقم جو پہلے ارسال کی گئی تھی۔ وہ اب قبائل عرب پر خرچ ہوگئی۔ اور نئی رقم ارسال فرمائی جاوے تاکہ امیر نجد کی سرکوبی کے لئے حملہ کیا جاوے۔ کیا بلاد عرب پر قبضہ رکھنے کا یہی طریق ہے ؟ +

**احباب توجہ فرماویں۔** خریداران الفضل نے ابھی تک اپنے اخبار کی اشاعت کو وسیع کرنے میں چنداں کوشش نہیں فرمائی اگر ہر ایک خریدار اپنا یہ فرض ٹھیرا لے کہ مہینے کم از کم دو خریدار پیدا کرنے ہیں۔ تو امید قوی ہے۔ کہ یہ کمی بہت جلد پوری ہو جاوے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب حتی المقدور اس اہم امر میں کوشش کر کے ممنون فرماویں گے + (مینیجر)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

# الاسلام

## خدا کا وعدہ

انسان اپنی بڑائی کے دعوے تو بہت کر لیتا ہے اور شیخیاں بھی مار لیتا ہے۔ لیکن یہ خدا ہی ہے جو اسکی آیندہ زندگی کی بہتری کے وعدہ کر سکتا۔ اور پھر انھیں پورا بھی کر سکتا ہے۔ اور انسانی کلام اور خدائی کلام میں یہ ایک بہت بڑا فرق ہوتا ہے کہ انسان کے کلام میں کمزوری ہوتی ہے۔ اور خدا کے کلام میں ایک زور ہوتا ہے جسکی نقل کرنا بندہ کی طاقت سے باہر ہے۔ ابن مقفع مشہور ادیب گذرا ہے اِسے کچھ اُمرا نے اِس کام پر مقرر کیا کہ تم چند آیتیں ایسی لکھو جو قرآن کریم کی آیات کے مشابہ ہوں اس نے جواب دیا کہ یہ کام کچھ ایسا آسان نہیں ہے کہ ایک دو دن کا ہو۔ مجھے ایک عمدہ باغ میں مکان دو اور ہر قسم کی ضروریات کے سامان مہیا کر دو۔ اور کم سے کم چھ ماہ کی مہلت دو۔ تاکہ میں کوشش کروں۔ اُمرا کا مشغلہ ہی ایسے کام ہیں۔ اُنھوں نے جھٹ اسکے لئے ایک عمدہ باغ تجویز کیا۔ اور ہر قسم کی آسایش و آرام کے سامان مہیا کر دیئے ابن مقفع اِس باغ میں رہنے لگا۔ چھ ماہ بعد وہ اُمرا اسکے پاس آئے اور اس سے سوال کیا کہ کیا اُس نے حسب وعدہ کوئی آیات لکھی ہیں۔ ابن مقفع نے کہا کہ یہ ڈھیر کاغذوں کا پڑا ہے۔ اسے دیکھو اس سے معلوم ہو جائیگا کہ محنت کرنے میں مینے سستی نہیں کی۔ مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ قرآن شریف کی سب سے چھوٹی سورۃ کے برابر بھی میں کوئی عبارت تیار نہیں کر سکا۔ مینے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ۝ کے برابر کوئی سورۃ تیار کرنی چاہی تھی مگر جب کوشش کرنے لگا۔ حیران ہو گیا۔ کہ میں کیا لکھوں اس کا بھیجنے والا تو پہلے ایک احسان جتاتا ہے جسکے برابر احسان کرنا یا اس کا وہم بھی کرنا میری طاقت سے باہر ہے پھر اسکے بدلہ میں وہ ایک بہت بڑے خلوص کا مطالبہ کرتا ہے پھر ایک عظیم الشان وعدہ کرتا ہے کہ تو ہماری عبادت کر۔ تو ہم تیرے دشمنوں کو تباہ کر دینگے اور انکی نسل کو غارت کر دینگے۔ میں بھلا اس کے مقابلہ میں کیا لکھوں اور وہ طاقت مجھ میں کہاں سے آئے کہ میں ایسے دعوے دُنیا کے سامنے پیش کر سکوں مینے چھ مہینہ کاغذوں پر کاغذ سیاہ کئے ہیں مگر ایک عبارت میں بھی یہ جوش اور طاقت نہیں پیدا کر سکا ✤

ابن مقفع کا کیا ذکر ہے۔ کوئی شخص قرآن شریف کی عبارت کو پڑھ کر دیکھ لے اس میں ایسی طاقت اور جلال پایا جاتا ہے کہ انسان کی طاقت نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ سورۂ فاتحہ صرف سات آیتوں سے مرکب ہے مگر اس میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایسے عظیم الشان وعدہ فرمائے ہیں کہ انسان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتے ✤

سورہ فاتحہ میں الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دو دفعہ آیا ہے پہلے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور پھر فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِس پر گو ظاہر ایک کوتہ نظر کے لئے اعتراض کی گنجایش ہو کہ ایک آیت کے فاصلہ سے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دو دفعہ کیوں آیا ہے مگر غور کرنے والے جانتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے اس میں ایک عظیم الشان وعدہ فرمایا ہے ✤

پہلے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ایک کام جو انسان کرتا ہے اسی وقت شروع کر سکتا ہے۔ جب خدا کی صفات رحمانیت و رحیمیت سے فائدہ اُٹھائے۔ مثلاً انسان پانی پینا چاہے تو اگر پانی ہو ہی نہیں تو وہ پی کیونکر سکتا ہے۔ اگر خدا کی صفت رحمانیت (یعنے بلا مبادلہ دینے کی صفت) انسان کی زندگی کے لئے پانی نہ بناتی تو وہ کیا چیز پیتا۔ اسی طرح اگر آنکھوں کے لئے روشنی نہ بناتا۔ اگر سننے کے لئے ہوا نہ بناتا۔ اگر کھانے کے لئے غذا تیار نہ کرتا۔ تو انسان کیا کر سکتا تھا۔ پس ہر ایک کام سے پہلے جبتک صفت رحمانیت اپنا جلوہ نہ دکھائے تو انسان کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اِس کے بعد صفت رحیمیت کا ظہور نہ ہو۔ تب بھی کوئی کام نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا کی صفت رحیمیت کا یہ کام ہے کہ کسی کی محنت کو ضائع نہ کرے بلکہ بڑھ چڑھ کر بدلہ دے۔ پس اگر اشیاء موجود بھی ہوں مگر جب ان سے کام لیا جائے اور وہ جواب دیدیں تب بھی کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا۔ مثلاً پانی صفت رحمانیت نے مہیا کر دیا۔ لیکن جب ہم اسے پئیں تو اس سے پیاس ہی نہ بجھے تب بھی اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ اِس لئے خدا نے فرمایا کہ میں رحمٰن ہوں اور پھر رحیم بھی ہوں یعنے میری صفت رحمانیت نے جو اشیاء مہیا کی ہیں جب ان سے تم کام لو تو تمہاری محنت ضائع نہیں ہوتی بلکہ تم کامیاب ہو جاتے ہو اسکے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ فرمایا یعنے جب انسان اللہ تعالےٰ کے لئے ان رحموں اور انعامات کو دیکھتا ہے تو بے اختیار اِسکی تعریف کرتا ہے اس کے بعد دوبارہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی صفات کا ذکر فرماتا ہے جسکی یہ غرض ہے کہ جب انسان ہمارے احسانات کو دیکھتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے تو پھر ہم اِس پر دوبارہ رحمانیت اور رحیمیت کے اثمار پھینکتے ہیں یہ وہی نکتہ ہے جو قرآن شریف کی آیۃ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ میں بتایا گیا ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ پہلے احسان کرتا ہے اِس پر بندہ شکر کرتا ہے تو پھر دوبارہ اور زیادہ احسان کرتا ہے۔ پس سورۃ فاتحہ میں الرَّحْمٰنِ اور الرَّحِیْمِ جو دو دفعہ بیان کئے گئے ہیں۔ اِس میں یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو یاد دلاتا ہے کہ تم کوئی کام شروع نہیں کر سکتے جب تک کہ میری صفات رحمانیت اور رحیمیت جلوہ نہ دکھائیں اگر میں پانی ہَوا۔ آگ۔ غذا پیدا نہ کرتا۔ تو تم کیا کر سکتے تھے پھر اگر تم ان چیزوں کو استعمال کرتے۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلتا پھر تم کیا کر سکتے تھے۔ پس جب کوئی کام شروع کرو اسباب کو مدنظر رکھو اور خدا تعالےٰ کے احسانوں کو دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہو جب تم حمد کرو گے تو ہم دوبارہ تمہارے لئے رحمانیت اور رحیمیت کا اظہار کرینگے چنانچہ رسول کریم نے جب خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے سامانوں سے کام لیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ایک دفعہ پھر ان کے لئے رحمانیت اور رحیمیت کا جلوہ دکھایا یعنے ان کی شکر گزاری کے بدلہ میں قرآن شریف جیسی کتاب دی اور اِس پر عمل کرنے پر اور بھی درجات بلند کئے۔ یہ ایک وعدہ ہے جو انسان کے دماغ کی اختراع نہیں ہو سکتا۔ اوّل تو انسان اس نکتۂ معرفت کو ایجاد ہی نہیں کر سکتا۔ اور اگر اپنے دل سے ایسی بات گھڑ بھی لے تو پھر اسے پورا کیونکر کر سکتا ہے۔ یہ خدا کا ہی کلام ہے جو ایسے زور سے اور ایسے لطیف پیرایہ میں ایک بات بیان کرتا ہے اور پھر ہر زمانہ میں اسے پورا کرتا ہے اب بھی جو چاہے آزما کر دیکھ سکتا ہے کہ خدا کی بنائی ہوئی چیزوں سے کام لے اور پھر خدا کے احسان پر شکر کرے تو اسکی نعمت اور بڑھ جائیگی اور وہ شکر کے بعد ایک دفعہ پھر رحمانیت اور رحیمیت کا جلوہ ؟

# تصدیق المسیح

## نزول ملائکہ

### ہمارے امام کا عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر فرمایا ہے کہ خدا اور ہم میں کچھ علل متوسطہ ہیں جن کے وسیلے سے ہر ایک قوّت اپنی خاصیت کے موافق فیضان پاتی ہے۔ انہی علل متوسطہ سے ملائک بھی ہیں جن کا روشن ستاروں کے ساتھ ایک مجہول الکنہ تعلّق ہے مگر تعلّق ہے بڑا شدید۔ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ وہ ستاروں کی جان ہیں۔ مگر جان کے حکم میں ضرور ہیں۔ وہ نفوس نورانیہ (ملائک) جنکا ان اجرام نورانیہ (ستاروں) سے شدید تعلّق ہے اپنا اثر کر رہے ہیں مگر اپنی اثر اندازی کے لئے ان کو نیچے اُترنے کی ضرورت نہیں +

### علماء کا انکار

بعض علما نے جہاں مسیح موعود کے اور دعووں سے انکار کیا ہے۔ وہاں اس پاک عقیدے کو بھی نہیں مانا۔ حالانکہ اگر وہ غور کرتے تو سمجھتے کہ ملائکہ کی حقیقت کا واقف اور ان کے حالات سے آگاہ ایک نبی سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ کیا وہ جو فرشتوں سے کئی بار ملاقات کر چکا۔ اور انکی معرفت پیام ربّانی سُن چکا ہے یا وُہ جنکو کبھی خواب میں فرشتے کا دیدار نہ نصیب ہوا ہو۔ اس کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث اور اولیاء سلف کی شہادت بھی حضرت اقدس کی تائید میں ہے +

### قرآن مجید سے عقیدہ احمدیہ کی تائید

**اوّل**۔ قرآن شریف میں ہے وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ۔ صفٰت ع ۵ - پ ۲۳ فرشتے کہتے ہیں۔ اور کوئی ہم میں سے نہیں۔ مگر اسکے لئے یہ حالت ہے کہ اسکے لئے ایک مقرر جگہ ہے اور ہم وہیں صف بستہ حاضر رہتے ہیں +

**دوم**۔ ارشاد ہوتا ہے۔ یوم یرون الملائکۃ لا بشریٰ یومئذ للمجرمین۔ الفرقان ع ۱ - پ ۱۹۔ (جس روز فرشتوں کو دیکھینگے اُس روز مجرموں کیلئے کوئی بشارت نہیں) +

**سوم**۔ فرماتا ہے۔ ولو انزلنا ملکا لقضی الامر (اگر فرشتے اُتریں تو پھر فیصلہ ہی ہو جائے اور کچھ مہلت نہ ملے۔ انعام ۷) ان دو تو آیات سے ظاہر ہے کہ ملائکہ بذاتہ کبھی زمین پر نہیں اُترتے۔ جو اہل اللہ کو نظر آتا ہے وہ ان کا تمثّل ہوتا ہے +

### فرشتوں کا تمثّل

پس وہ جو مشکوٰۃ کی پہلی حدیث میں جبریل کا آنا۔ اور دیکھا جانا لکھا ہے وہ اس کا تمثّل تھا۔ ایسا ہی مریم علیہا السلام نے بھی کشف میں حضرت جبریل کو بشر کی شکل میں دیکھا۔ اور ضیف ابراہیم کے لئے قرآن مجید میں کہیں ملائکہ کا لفظ نہیں۔ جو انہیں فرشتے کہا جائے +

### حدیث شریف سے عقیدہ احمدیہ کی تائید

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے وہ بھی ہمارے عقیدہ کی مؤید اور اس آیت کی تفسیر کرتی ہے جو ہیں نے پہلے بیان کی +

**اوّل**۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما فی السماء موضع قدم الا علیہ ملک ساجد او قائم و ذٰلک قول الملائکۃ وما منا الا لہ مقام معلوم۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ آسمان میں ایک قدم کی جگہ ایسی نہیں جسمیں کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو یا کھڑا نہ ہو۔ چنانچہ ملائکہ کا قول ہے وما منا الا لہ مقام معلوم۔

**دوم**۔ معالم التنزیل میں حضرت عباسؓ بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ ثم فوق ذٰلک ثمانیۃ اوعال بین اظلافھن و ورکھن کما بین السماء والارض اسکے اوپر فرشتے ہیں کہ انکے پیروں اور سرینوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین۔ اب فرمایئے۔ انکو نیچے اُترنے کی کیا ضرورت +

### اقوال ائمہ سے اس کی تائید

(۱) امام شعرانی لکھتے ہیں۔ فمن حیث نظرھم الی من ینزلون الیہ قال تنزل الملائکۃ۔ ومن حیث انھم فی نزولھم اصحاب عروج قال تعرج الملائکۃ۔ نیچے توجہ کرنے کی حیثیت سے بولا جاتا ہے۔ تنزل الملائکۃ۔ اور چونکہ وہ اپنے نزول میں بسبب توجہ الی الحق کے ہیں۔ اصحاب عروج ہیں اس لئے کہا جاتا ہے تعرج الملائکۃ +

(۲) صاحب تفسیر کبیر لکھتے ہیں کہ و معنی کونھم اولیاء للمومنین ان للملائکۃ تاثیرات فی الارواح البشریۃ بالالھامات والمکاشفات الیقینیۃ فرشتوں کے لئے بشری الارواح میں الہامات و مکاشفات الٰہیہ کے ذریعے تاثیریں ہیں نہ کہ خود نیچے اُترنے کے ساتھ۔ چنانچہ جہاں مومنوں کو جنگ میں مدد دینے کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی وَمَا جعلہ اللہ الا بشریٰ ولتطمئن بہ قلوبکم انفال ع ۱ - پ ۹ فرما کر اس حقیقت کو واضح کر دیا +

اِن دلائل بیّنہ سے ایک مومن کو یقین ہو جاتا ہے کہ ملائکہ کے نزول کے متعلق جو عقیدہ حضرت مسیح موعود نے بتایا ہے وُہ کتاب و سنّت کے مطابق ہے اور اسکے خلاف عقیدہ رکھنا بہت غلطی ہے +

اسی طرح یہ امر کہ ان نفوس نورانیہ کو ان اجسام نورانیہ سے تعلّق ہے بالکل صحیح ہے اور اس سے اُس علم نجوم کی تائید نہیں ہوتی جسکی بنا توہمات پر ہے۔ شیخ اکبر اپنی فتوحات میں لکھتے ہیں کہ ان جمیع النجوم والشمس والقمر مراکب للملائکۃ وجعل لکل ملک نجما ھو مرکب لہ۔ تمام ستارے۔ آفتاب اور چاند ملائکہ کے مراکب ہے اور ہر ملک کیلئے ایک نجم ہے۔ گویا وہ اسکے ذریعے اپنا کام کرتے ہیں +

حضرت اقدس نے اپنی عبارت میں تشریح کر دی ہے کہ نجوم بالاستقلال مؤثر نہیں بلکہ ستاروں کے ذریعے وہ نفوس نورانیہ اپنی تاثیریں حسب اوامر الٰہی ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ سورج اور چاند کی تاثیریں کسی سے پوشیدہ نہیں کہ فصلیں اور میوے کیونکر پکاتے اور کمال کو پہنچاتے ہیں +

---

### لطیفہ

(حضرت صاحب خر دجال پر کیوں سوار ہوئے)

چونکہ احمدی جماعت کیطرف سے بارہا اظہار کیا گیا ہے کہ ریل ہی خر دجّال ہے بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اگر یہ خر دجال ہے تو حضرت مسیح خر دجّال پر کیوں سوار ہوئے۔ اگرچہ یہ اعتراض بالکل فضول ہے مگر غیر احمدی اسے پیش ضرور کیا کرتے ہیں۔ حال ہی ایک دوست پر یہ سوال ہوا۔ اس نے جو جواب دیا۔ وہ قابل داد ہے

غیر احمدی۔ کیوں صاحب خر دجّال کہاں ہے؟

احمدی۔ یہ ریل ہی تو خر دجّال ہے +

غیر احمدی۔ اگر یہ خر دجّال ہے تو مرزا صاحب اس پر کیوں سوار ہوئے +

احمدی۔ رسول کریم نے عورتوں کو حبائل الشیطان (شیطان کی رسیاں) کہا ہے پھر آپ نے شادیاں بھی کیں +

غیر احمدی کا جواب خاموشی تھا +

(یاد رکھنا چاہیئے کہ حبائل الشیطان کے معنے ہیں کہ شیطان انکے ذریعہ لوگوں کو ورغلاتا ہے مگر وہی عورتیں حبائل الشیطان بنتی ہیں جو ناپاک ہوں۔ آنحضرت کی بیویاں تو پاک تھیں مگر اس سے ہمیں یہ نکتہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز سے شریر اپنے مطلب کا کام لیتا ہے تو نیک نیکی کا کام نکال لیتا ہے۔ دجال نے اپنے .. مطلب کیلئے ایجاد کیا۔ مسیح نے اس سے تبلیغ کے لئے فائدہ اٹھایا) +

# امر بالمعروف

## رمضان

### مبارک دن

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدًی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ۔ الخ

وہ خدا کے برگزیدہ دن وہ برکتوں کے ایام وہ دُعاؤں کی قبولیت کا زمانہ آگیا۔ ہاں وہ دن آپہنچے جنمیں بندہ خدا کے قریب آجاتا ہے جنمیں غفلت کے پردہ اُٹھ جاتے ہیں جنمیں دوری کا قلع قمع ہوکر قرب کی راہیں کھلجاتی ہیں جب بندہ اپنے رب سے عاشق اپنے معشوق سے۔ طالب اپنے مطلوب سے متلاشی اپنے مقصود سے محب اپنے محبوب سے ملجاتا ہے۔ جب حدۃ عشق محبت کے چھینٹوں سے کم کردیجاتی ہے جب تسکین قلب کے سامان کردیئے جاتے ہیں اور خدا کے فضل کی پھوار ایسے خوشگوار طریق سے مُردہ دلوں پر پڑنی شروع ہوتی ہے کہ وہ پھر سرسبز و شاداب ہوکر چشم بینا کو ٹھنڈک پہنچانے لگتے ہیں اور دیکھنے والے کا دل باغ باغ ہوجاتا ہے۔ ہاں وہ دن آتے ہیں وہ پیارے دن آتے ہیں وہ خوشی کے دن آتے ہیں وہ عید کے دن آتے ہیں وہ مبارک دن آتے ہیں جب تمام مسلمان کمزور و طاقتور ضعیف و قوی ناتوان و توانا رات کے وقت۔ ہاں اسوقت جبکہ سب دُنیا سورہی ہوگی جب غیر مسلم اپنے بستروں پر بیخبر پڑے ہونگے۔ اور انھیں دُنیا و مافیہا کی خبر نہ ہوگی۔ اُٹھ کر میٹھی میٹھی نیند کو خیرباد کہکر اپنے آرام کو چھوڑ کر اپنے پیدا کرنیوالے کے حضور میں سربسجود ہو ہوکر ہاتھ باندھے باندھ کر جُھک جُھک کر اپنی خطاؤں کا اقرار کرینگے۔ اپنے گناہوں پر پچھتا ئینگے۔ اپنے کئے پر نادم ہونگے۔ اپنے افعال پر پشیمان ہونگے زبان پر استغفار ہوگا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ جاگنے اور کام کرنے کے لئے دن ہوتا ہے مگر ان مبارک ایام کی راتیں بھی دن کا کام دیتی ہیں جبکہ آدھی رات کے بعد سے چاروں طرف مساجد میں مسلمانوں کا اجتماع شروع ہوجاتا ہے اور زمین و آسمان کے خالق کا نام ہر زبان پر جاری ہوتا ہے۔ جب ایک جماعت کثیر اپنے آرام کو ترک کرکے خدا کے حضور گرجاتی ہی تو خدا تعالےٰ کیوں اُنکی دُعائیں نہ سُنے گا۔ اور کیوں اپنے فضل خاص کی بارش نازل نہ کرے گا وہ کریگا اور ضرور کریگا اور کرتا ہے۔ اور تیرہ سو سال کا تجربہ ظاہر کررہا ہے کہ ان دنوں میں خاص طور سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں ✤

### صدمۂ جانکاہ

بیشک اس مبارک ماہِ رمضان کی آمد پر خوشی ہے اور دل باغ باغ ہے کہ خُدا کے فضل خاص کے دن آگئے مگر ایک دُکھ بھی ہے اور وہ دکھ بہت بڑا ہے ایک درد مند دل لیکر جب کوئی شخص اِس پر غور کرتا ہے تو اسکا دل خون خون ہوجاتا ہے اور کلیجہ کو کوئی اندر ہی اندر مل دیتا ہے۔ خدا کے یہ فضل و احسان ہیں اور امتِ محمدیہ کیلئے اس نے ایسے ایسے موقعہ بہم پہنچائے ہیں مگر دیکھا جاتا ہے کہ کچھ مدت سے لوگ ان موقعوں سے غافل ہوگئے اور مسلمان کہلانے والی جماعتیں اپنے رب کی رحمتوں سے حصہ لینے سے کوتاہی کرتی ہیں کیا اس لئے کہ انھیں خدا کی رحمت سے زیادہ دُنیا کے کاروبار میں فائدہ پہنچ جاتا ہے؟ یا اس لئے کہ دُنیا کی لذتیں خدا کے احکام کی اطاعت سے زیادہ پُرلطف ہیں؟ نہیں اس لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ ان لذتوں سے آشنا ہی نہیں ہوئے اور ان کے دلوں نے ان کا ذائقہ چکھا ہی نہیں ✤

### مسلمانوں کو کیا ہوگیا

افسوس اسدن پر جب مسلمانوں پر نافرمانی اور غفلت کے دیو لعین نے حملہ کیا اور بجائے خدا تعالےٰ کی اطاعت کے وہ ہَوا و ہوس نفسانی کے غلام بنگئے کوئی دن تھے جب مُسلمانوں میں نافرمان کا ملنا ایک نادر بات تھی اور شاذ ہی کوئی شخص ملتا ہو جو خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی میں سُست ہو۔ اب اسکے مقابلہ میں نیکدل اور راستبازوں کا ملنا مشکل ہوگیا ہے ✤

رمضان آئیگا اور ہزاروں اس میں دُعاؤں کی سواریوں پر چڑھ کر ذکر الٰہی کی مدد سے خدا کے فضل سے اس بعد کو جو ان میں اور خدا میں ہے زور کردینگے اور برسوں کا فاصلہ دنوں میں طے کرجائینگے مگر کچھ لوگ ہونگے جو ان نیکوکاروں کے نمونہ کو دیکھتے ہوئے پھر بھی نصیحت حاصل نہ کرینگے رمضان آکر چلا بھی جائیگا مگر انکے نفوس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی جس طرح غفلت کے بادل انکے دلوں پر پہلے چھائے ہوئے تھے اب بھی چھائے رہینگے اور تجلّی الٰہی کا سورج انپر کبھی نہ چڑھے گا۔ افسوس اس گوشۂ تاریک پر والے کے اس کلبۂ احزان پر جسمیں خدا کی محبت اور اسکے عشق نے گھر نہ کیا ✤

### ہوشیار ہوجاؤ

پیارے دوستو! یہ دن ضائع کرنیکے دن نہ ہونگے۔ سال کے بعد یہ مہینہ آتا ہے اور بڑی بڑی برکتوں کو ساتھ لے کر آتا ہے خشک زمینوں کیلئے بادل ایسا مفید نہیں جیسا کہ یہ مہینہ مُرجھائے ہوئے دلوں کے لئے اس مہینہ میں چونکہ ایک عظیم جماعت مخلصین للّدین کی رات کے وقت بلکہ دُعائیں کرتی ہے اس لئے یہ بہت ہی بابرکت مہینہ ہے۔ ہم سارا سال کھاتے ہیں اور پیتے ہیں۔ اور جب تک زندہ ہیں کھائینگے پھر اپنے نفوس کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے خود اپنے فائدہ کے لئے ان دنوں اگر اپنے کھانے کے اوقات میں فرق کریں تو کیا غضب آگیا ✤

### رمضان میں ہم کھانا نہیں چھوڑتے

رمضان میں ہم کھانا ترک نہیں کرتے بلکہ صرف اتنا فرق کردیتے ہیں کہ بجائے دن کو دوپہر کے وقت کھانے کے صبح سے پہلے سحری کے وقت کھالیتے ہیں اور شام کے بعد پھر کھانا شروع کردیتے ہیں پھر اس تھوڑے سے تغیر و تبدل کی وجہ سے ہم خدا کی نافرمانی کریں اور اُسکی حکم عدولی کریں تو کسقدر افسوس کی بات ہے اور کیسے رنج کا مقام ہے کیا سفروں میں کھانے کے اوقات میں تبدیلی نہیں کرنی پڑتی کیا بیماریاں ہم سے کھانا پینا نہیں چھڑوا دیتیں پھر خدا کی رضا کے لئے اگر ہم یہ تکلیف برداشت کریں تو کونسا اندھیر آگیا ✤

میرے دوستو! ان دنوںکو ضائع مت ہونے دینا بلکہ کوشش کرو کہ ان دنوں میں جسقدر بھی برکات جمع کرسکو کرلو کیونکہ کون جانتا ہے کہ پھر اگلے سال تک وہ زندہ رہیگا یا نہیں اور اگر زندہ بھی رہے گا تو اس سے فائدہ اُٹھاسکے گا۔ پس اس موقعہ کو غنیمت جانو اور غفلت سے ایام گذاری نہ کرو۔ مبارک وہ ہے جو خدا کی خوشنودی کی راہوں پر چلتے ہیں اور اس کے منشاء کو پورا کرتے ہیں ✤

### تہجّد کی تاکید

بہت ہیں جو رمضان کے دنوں میں صبح اُٹھکر سحری تو کھاتے ہیں اور روزہ بھی رکھ لیتے ہیں لیکن انھیں تہجد پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دربار شاہی کے دروازہ پر پہنچ کر واپس لوٹ آئے یا سورج کے نکلتے پر آنکھیں بند کرلے ✤

### دُعا

رمضان کا مہینہ دعاؤں کا مہینہ ہے اس میں اسلام کی ترقی کی دعائیں مانگو تا خدا تعالےٰ اسلام کے سر سے یہ مصیبت ٹالدے۔ اور اس کوہِ الم کو ہٹادے جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے کھولا جاتا ہے تم بھی کھٹکھٹاؤ تا تمہارے لئے کھولا جائے۔ خدا کے حضور میں گرو تا تمہیں وہ بلند کرے ✤

# تاریخ اسلام

## سیرۃ النبی

### خشیت الٰہی

**ایک اور مثال** جس طرح مذکورہ بالا دُعا سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ہر وقت موت کو یاد رکھتے تھے۔اسی طرح مذکورہ ذیل دُعا بھی اس بات پر شاہد ہے کہ آپ اپنی زندگی کی ہر گھڑی کو آخری گھڑی جانتے تھے۔اور جب آپ سونے لگتے تو اپنے رب سے اپنا معاملہ کا فیصلہ کر لیتے۔اور گویا ہر ایک تغیر کے لئے تیار ہو جاتے۔چنانچہ براء بن عازب کی روایت ہے کہ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا اوی الیٰ فراشہ نام علیٰ شقہ الایمن۔ ثم قال اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک۔ امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت۔فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جا کر لیٹتے تو اپنی دائیں طرف مُنہ کر کے لیٹتے۔پھر فرماتے۔اے میرے رب میں اپنی جان تیرے سپُرد کرتا ہوں۔اپنی سب توجہ تیری ہی طرف پھیرتا ہوں۔میں اپنا معاملہ تیرے ہاتھوں میں دیتا ہوں۔اور اپنے آپ کو تیری پناہ میں دیتا ہوں تجھ سے نفع کا اُمیدوار ہوں۔تیری بڑائی اور استغنےٰ سے خائف بھی ہوں۔تیرے غضب سے بچنے کے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ کوئی نجات کا مقام ہے مگر یہی کہ تجھ ہی سے نجات و پناہ طلب کی جائے۔میں اس کتاب پر جو تُو نے نازل کی ہے اور اُس رسول پر جو تو نے بھیجا ہے ایمان لاتا ہوں +

لوگ اپنی دوکان کو بند کرتے وقت اسکا حساب کر لیتے ہیں مگر خدا سے جو حساب ہے اِسے صاف نہیں کرتے مگر کیسا برگزیدہ وہ انسان تھا جو صبح سے شام تک خدا کے فرائض کے اداء کرنے میں لگا رہتا۔اور خود ہی انھیں ادا نہ کرتا بلکہ ہزاروں کی نگرانی بھی ساتھ ہی کرتا تھا کہ وہ بھی اپنے فرائض کو ادا کرتے ہیں یا نہیں مگر رات کو سونے سے پہلے اپنی تمام کوششوں اور عبادتوں سے آنکھ بند کر کے عاجزانہ اپنے مولیٰ کے حضور میں اِس طرح حساب صاف کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا کہ گویا اس نے کوئی خدمت کی ہی نہیں اور اس وقت تک نہ سوتا جب تک اپنی جان کو پورے طور سے خدا کے سپُرد کر کے دُنیا و مافیہا سے براءت نہ ظاہر کر لیتا۔اور خدا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ دے لیتا +

**لطیفہ** اس دُعا سے ایک عجیب نکتہ معلوم ہوتا ہی اور وہ یہ کہ رسول کریم کو اپنی نبوت پر اس قدر یقین کامل تھا کہ آپ عین تنہائی میں ہر روز سوتے وقت خدا کے سامنے اقرار فرماتے کہ مجھے اپنی نبوت پر ایمان ہے اور اسی طرح قرآن شریف پر بھی ایمان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنی تعلیموں کو لوگوں کے لئے ہی قابل عمل نہیں جانتے تھے بلکہ سب سے پہلے اپنے نفس کو کہتے تھے کہ یہ حکم خدا کا آیا ہے اور اس کا رسول یوں کہتا ہے اس پر ایمان لا۔اس لئے تو آپ فرماتے ہیں کہ امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت +

**آپ ابتلاؤں اور عذابوں سے پناہ مانگتے رہتے** بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اپنے آپ کو فتنوں میں ڈالتے ہیں اور اس طرح اپنے نفس کا امتحان کرتے ہیں۔مگر یہ لوگ بعض دفعہ ان فتنوں میں ایسے گرتے ہیں کہ پھر سنبھلنے کی طاقت نہیں رہتی اور بجائے ترقی کرنے کے ان کا قدم پیچھے ہی پیچھے چلا جاتا ہے کچھ آدمی ایسے ہوتے ہیں جو خود بڑے بڑے کام طلب کرتے ہیں کہ ہمیں اگر ایسی مصیبت کا موقعہ ملے تو ہم یوں کریں اور یوں کریں اور اس طرح دین کی خدمت کریں لیکن رسول کریم کی نسبت اسکے خلاف ہے آپ کبھی پسند نہ فرماتے تھے کہ کوئی انسان خدا تعالےٰ سے ابتلاؤں کی خواہش کرے کیونکہ کوئی کیا جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ممکن ہے کہ خدا کی غیرت اسے تباہ کر دے۔ممکن ہے کہ اس کے اپنے اعمال کی کمزوری اسکے آگے آجائے۔ممکن ہے کہ شیطان اسکے دل پر تسلط پاکر اسے خراب کر دے اور یہ گمراہ ہو جائے۔چنانچہ آپ خود بھی بجائے ابتلاؤں کی آرزو کرنے کے ان سے بچنے کی دُعا کرتے تھے۔حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یتعوذ من جھد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتۃ الاعداء۔رسول کریم ہمیشہ خدا سے پناہ مانگتے تھے کہ مجھ پر کوئی ایسی مصیبت نہ آئے جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو۔کوئی ایسا کام نہ پیش آجائے کہ جس کا نتیجہ ہلاکت ہو اور کوئی خدا کا فیصلہ ایسا نہ ہو کہ جسکو میں ناپسند کروں۔اور کوئی ایسا فعل مجھ سے سرزد نہ ہو۔کہ جس سے میرے دشمنوں کو خوشی کا موقعہ ملے۔اس دُعا سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل میں کیسی خشیت الٰہی تھی۔اور آپ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں کیسا کمزور جانتے اور کبھی اپنی بڑائی کے لئے اور اپنے ایمان کے اظہار کے لئے کسی بڑے کام یا ابتلاء کی آرزو نہ فرماتے اور یہی حقیقی ایمان ہے جسکی اقتدا کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ +

رسول کریم کی ایک اور دُعا بھی ہے۔جو آپ ہمیشہ خدا تعالےٰ سے طلب فرماتے۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل پر کسقدر خوف الٰہی تھا۔ابوموسیٰ فرماتے ہیں آپ ہمیشہ دُعا فرماتے تھے کہ اللھم اغفرلی خطیئتی وجھلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفرلی ھزلی وجدی وخطئی وعمدی وکل ذالک عندی۔اے اللہ میرے اعمال کے نتائج بد سے مجھے محفوظ رکھ۔اور میری خطاؤں کے نتائج سے بھی۔میں اگر اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کوئی کام جو کرنا ہو نہ کروں۔یا کوئی کام جس حد تک مناسب تھا۔اس سے زیادہ کر بیٹھوں اور جسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو اسکے نتائج سے بھی مجھے محفوظ رکھ۔اے اللہ اگر کوئی بات میں بے دھیان کہہ بیٹھوں یا متانت سے کہوں غلطی سے کہوں یا جانکر کہوں اور یہ سب کچھ مجھ میں ممکن ہے۔پس تو ایس سے اگر کسی فعل کا نتیجہ بد نکلنا ہو تو اس سے مجھے محفوظ رکھیو +

حضرت عائشہ رسول کریم کی ایک اور دعا بھی بیان فرماتی ہیں اور وہ بھی اس بات پر شاہد ہے کہ جو ایمان و خشیت رسول کریم میں تھی۔اسکی نظیر کسی اور انسان میں نہیں مل سکتی۔انسان دُعا اس سے مانگتا ہے جس پر یقین ہو کہ یہ کچھ کر سکتا ہے۔ایک موحد جو بتوں کی بیکسی سے واقف ہے کبھی کسی بُت کے آگے جا کر ہاتھ نہیں پھیلائیگا۔کیونکہ اسے یقین ہے کہ یہ بُت کچھ نہیں کر سکتے۔لیکن ایک بُت پرست انکے آگے بھی ہاتھ جوڑ کر اپنا حالِ دل کہہ سُناتا ہے کیونکہ اسے ایمان ہے کہ یہ بُت بھی خدا تعالےٰ کے قرب کا ایک ذریعہ ہیں۔فقیر بھی اس بات کو دیکھ لیتے ہیں کہ فلاں

شخص کچھ دے گا یا نہیں اور جسپر انھیں یقین ہو کہ کچھ دے گا اس سے جاکر طلب کرتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اس سے کچھ مانگتا ہے جسپر اسے ایمان ہو کہ اس سے ملیگا۔ رسول کریم کا ہر وقت خدا سے امداد طلب کرنا نصرت کی درخواست کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اسی کے کواڑ کھٹکھٹانا اسی سے حاجت روائی چاہنا۔ کیا اس بے مثل یقین اور ایمان کو ظاہر نہیں کرتا جو آپکو خدا پر تھا اور کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا دل یادِ الٰہی اور خشیت ایزدی سے ایسا معمور و آباد تھا کہ توجہ الی المخلوق کا اسمیں کوئی خانہ ہی خالی تھا۔ اگر یہ بات کسی اور انسان میں بھی پائی جاتی تھی اور اگر کوئی اور شخص بھی آپ کے برابر یا آپ کے قریب بھی ایمان رکھتا تھا۔ اور خدا کا خوف اسکے دل پر مستولی تھا تو اسکے اُٹھتے بیٹھتے چلنے پھرنے میں بھی خشیت الٰہی کے یہ آثار پائے جانے ضروری ہیں مگر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ زمین کے ہر گوشہ میں چراغ لیکر گھوم جاؤ۔ تاریخوں کی ورق گردانی کرو مختلف مذاہب کے مقتداؤں کے جیون چرتر سوانح عمر اور بایوگرافیاں پڑھ جاؤ۔ مگر ایسا کامل نمونہ کسی انسان میں نہ پاؤ گے۔ اور وہ خوف خدا جو رسول کریم کے ہر ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ حزم و احتیاط جو آپ کے ہر ایک فعل سے ٹپکتی ہے اسکا عشر عشیر بھی کسی دوسرے انسان کی زندگی میں پایا جانا محال ہے وہ دُعا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ہے۔ اللھم انی اعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم ومن فتنة القبر وعذاب القبر ومن فتنة النار وعذاب النار ومن شر فتنة الغنى واعوذ بك من فتنة الفقر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال اللهم اغسل عنى خطاياى بماء الثلج والبرد ونق قلبى من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وباعد بينى وبين خطاياى كما باعدت بين المشرق والمغرب۔ اے میرے رب میں تجھ سے سستی اور شدید بڑھاپے اور گناہوں اور قرضہ اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنہ اور اسکے عذاب اور دولت کے فتنہ کے نقصانوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اسی طرح میں غربت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے اللہ میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے اور میرے دلکو ایسا صاف کر دے کہ جیسے تونے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ میں اور گناہوں میں اتنا فاصلہ حائل کر دے جتنا تونے مشرق و مغرب میں رکھا ہے +

اے وہ انسان جسے رسول کریم سے عداوت ہے تو بھی ذرا اس دعا کو غور سے پڑھ اور دیکھ کہ وہ گناہوں سے کسقدر متنفر تھے وہ بدیوں سے کسقدر بیزار تھے۔ وہ کمزوریوں سے کس طرح بری تھے۔ وہ عیبوں سے کسقدر پاک تھے اور ان کا دل خشیت الٰہی سے کیسا پُر تھا۔ فتدبروا ھذہ بھداہ +

# تادیب النسأ

## "پردہ"

### پردہ عصمت کا محافظ

مردوں اور عورتوں کے درمیان پاکیزہ تعلقات رکھنے کیلئے۔ جو حکم اسلام نے دیا ہے وہ ایسا اعلیٰ اور عمدہ ہے کہ بغیر اسکے کوئی صورت ممکن ہی نہیں جس سے آئے دن کے مخصوں سے نجات ہو سکے

### اس حکم میں افراط و تفریط

لیکن اس حکم میں مسلمانوں کے ایک فرقے نے افراط سے کام لیا ہے۔ اور ایک نے تفریط سے۔ افراط سے کام لینے والوں نے عورتوں کو ایسا بنا دیا کہ گویا انہیں رُوح ہی نہیں۔ وہ اندر بیٹھی بیٹھی مسلول و مدقوقہ ہو جائیں۔ مگر مردوں کو انکی صحت کی کچھ پروا نہیں۔ انکے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مرد کی بات کا جواب دے سکیں۔ یا ان کے کپڑے ہی کوئی دھوبی دیکھ سکے یا انکو چھو سکے۔ یا وہ ڈولی میں سوار ہوں تو انکے اصلی وزن کو کہار معلوم کر سکیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ کچھ پتھر بھی اسمیں ڈال لئے جائیں + تفریط والوں کا یہ حال ہے کہ وہ چاہتے ہیں۔ عورتیں مُنہ کھلے آزاد پھریں۔ اور جہاں انکا جی چاہے جا نکلیں۔ مجالس و محافل میں کھلے بندوں شامل ہوں۔ اپنے دوستوں سے علیحدگی میں ملاقات کریں۔ اور کوئی انکا نگرانِ حال نہ ہو +

### وسطی راہ

مگر جو حقیقی راہ ہے۔ وہ اسکے بین بین ہے اور قرآن مجید کی آیات سے ظاہر ہے۔ عورتیں عند الضرورت۔ رعایت پردہ کے ساتھ گھر سے باہر نکل سکتی ہیں ان کو جب ضرورت پیش آئے۔ تو وہ نیک مرد سے ہمکلام ہوں مگر زبردست آواز میں کریں۔ جس سے کسی قسم کا میلان نہ پایا جائے وہ محرم کے ساتھ سفر بھی کر سکتی ہیں۔ اور اپنی صحت کی بحالی کے لئے سیر کو نکلنا بھی ممنوع نہیں ہے۔ مگر یہ ہرگز جائز نہیں۔ کہ وہ تفریح کے لئے۔ پارکوں میں گھومتی پھریں۔ اور ضرورت ہو یا نہ ہو۔ وہ مردوں کی مجالس میں جا نکلیں۔ یا رستوں میں ایسے طور سے چلیں کہ باحیا مردوں کو رستہ چھوڑ کر الگ ہونا پڑے۔ قرآن مجید میں تمشی علی استحیاء سے بتا دیا گیا ہے کہ عورت کی رفتار کس طرح ہو۔ اور قرن فی بیوتکن سے یہ جتا دیا۔ کہ بے ضرورت گھر سے باہر نکلنا اور یونہی پھرنا جائز نہیں۔ یہ راہ ایسی ہے کہ جو اسپر چلے گا۔ اسے کوئی خطرہ نہیں برخلاف اسکے جس نے دوسری راہ پر قدم مارا۔ اس نے اپنے آپ کو بہت بڑے خطرے میں ڈال دیا۔

### احتیاط شرط ہے

اسلامی حکم جو تھا وہ میں نے ظاہر کر دیا ہے۔ مگر ایک امر قابل غور ہے۔ کہ ہندوستان میں اسلامی حکومت نہیں۔ جو کسی عورت کی ہتک پر اسکو فوراً سزا مل سکے۔ اس لئے مصلحتاً جو پردہ کو شدید کر دیا گیا ہے تو یہ عین صواب ہے۔ آجکل کے تعلیم یافتہ جو اس پر اظہار ناراضی کرتے ہیں تو یہ انکی ناتجربہ کاری ہے۔ اور قوموں کے لوگ تو قرآن مجید کے سلطہ کی ماتحت نہیں۔ مگر خود مسلمانوں میں بھی وہ قرآن مجید کے احکام کا عمل کہاں ہے۔ دیکھو سورہ نور میں صاف حکم ہے۔ کہ مرد نگاہیں نیچی کر کے چلیں کسی نامحرم کی طرف نہ دیکھیں۔ اب کتنے مسلمان مرد ہیں جو اس حکم پر چلتے ہیں۔ تاکہ عورتیں بازاروں میں جا سکیں۔ وہ تقوےٰ وہ طہارت وہ پاکیزگی کے خیالات جو قرون اولیٰ میں تھے بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس لئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے بالخصوص ان شہروں میں۔ جو فتنہ و فساد کے محل ہیں۔ پس ہمیں ایک ایسی روش اختیار کرنی چاہیئے جو اقرب الامن ہے اور ساتھ ہی اس کے عورتوں پر بھی غیر ضروری قید نہو۔ اور نہ ان کی صحت خراب ہو +

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

## ہم

مومن ہیں اگر مومن۔ کچھ کر کے دکھا دینگے
سوتوں کو جگا دینگے۔ مُردوں کو جلا دینگے۔

توحید بڑھا دینگے۔ تثلیث گھٹا دینگے
قرآن پڑھا دینگے۔ انجیل چھڑا دینگے

دل دے ہی چکے ہیں ہم اور مال بھی حاضر ہے
ننھی سی ہے جان باقی اب یہ بھی لٹا دینگے

معبود حقیقی کا لوگوں کو پتا دیں گے
پھر طور کا جلوہ ہم۔ اکبار دکھا دینگے

مرزا کی مسیحائی دنیا کو دکھا دینگے
بیمار ہیں جو قومیں ہم ان کو شفا دینگے

جیتے ہیں تو جینیں گے اک بار زمانے کو
ہنستوں کو رلا دینگے۔ روتوں کو ہنسا دینگے

ہم کچھ بھی نہیں لیکن وہ وقت بھی آتا ہے
ہم کون ہیں ہم کیا ہیں یہ سب کو بتا دینگے

مشرق سے جو نکلیں گے۔ ہم شمع ہدیٰ لے کر
مغرب کے اندھیرے میں بس دن ہی چڑھا دینگے

تثلیث کی ظلمت کو۔ ہر شرک و ضلالت کو
انوارِ ہدایت سے دم بھر میں مٹا دینگے

توحید کے حامی ہیں۔ اُلفت کے پیامی ہیں
بچھڑوں کو ملا دیں گے روٹھوں کو منا دینگے

پوچھینگے نبی کیسا۔ کہدینگے کہ بس ایسا
تصویر کو مرزا کی۔ پاکٹ سے دکھا دینگے

مہدی ہے تو مرزا ہے۔ عیسیٰ ہے تو مرزا ہے
یہ حکم خدا کا ہے۔ لوگوں کو سُنا دینگے

مانوگے بھلا ہوگا۔ منکر ہو بُرا ہوگا
تم ہوگے خدا ہوگا۔ ہم سب کو جتا دینگے

زندہ جسے سمجھے ہو مردہ ہے وہ مردہ ہے
کشمیر میں عیسیٰ کا مدفن بھی دکھا دینگے

لوکھو لکے کہتے ہیں مرزائی ہیں مرزائی
جو ہم کو ڈراتے ہیں ہم انکو ڈرا دینگے

چھپتے نہیں ظاہر ہیں اندر نہیں باہر ہیں
کچھ ہم کو سُنا دوگے تو ہم بھی سُنا دینگے

پر فائدہ کیا اس سے اسواسطے اے اکمل
گالی جو ہمیں دیں گے ہم انکو دُعا دینگے

---

## ادبی لطائف

۱- تعجب کی بات ہے۔ایک طرف تو قرآن مجید کو فصیح و بلیغ کہتے ہیں۔ دوسری طرف غرائب القرآن پر کتابیں لکھی ہیں۔ حالانکہ فصیح کی تعریف یہ ہے کہ اس میں کوئی غریب لفظ نہ ہو +

اصل بات یہ ہے۔ کہ ایک زمانہ میں کسی لغت یا محاورہ پر پردہ پڑجاتا ہے تو اسے غریب کہنے لگتے ہیں۔ایک دفعہ رسول اللہ صلعم کے حضور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ ھزوا۔ کبار عجاب غیر فصیح ہیں تو آپ نے فرمایا۔ اپنا کوئی بڈھا ادیب لاؤ۔ چنانچہ ایک بہت بوڑھا شخص آیا۔ آپ نے اسے بیٹھنے کے لئے ارشاد کیا۔ پھر فرمایا۔ اس طرف آبیٹھے۔ پھر وہاں سے اُٹھا کر دوسری طرف بٹھایا۔ اسی طرح دو چار بار جو اُٹھایا بٹھایا۔ تو وہ جھنجھلا کر بول اُٹھا۔ یا محمد اتتخذنی ھزوا۔ وانا شیخ کبار۔ ان ھذا لشئی عجاب۔ بڈھے ادیب کی زبان سے بے ساختہ یہ الفاظ سنکر معترضین خاموش رہ گئے +

۲- خلیفۃ المسیح کے ایک لکھنوی اُستاد نے خزانہ اور خیال کا صحیح تلفظ بتانے کے لئے فرمایا۔ الخزانۃ لاتفتح۔ والخیال لا تکسر +

یہ ذو معنی فقرے بہت ہی دلچسپ ہیں +

## تبلیغ اسلام

جو کام مسلمانوں کے تھے اب غیر کر رہے ہیں اور جو فرض انکے تھے انھیں دوسری قومیں ادا کر رہی ہیں مگر مسلمان بالکل غافل ہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ انمیں اگر کوئی ہاتھ بٹائے تو کچھ ہرج نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کوئی گٹھڑی سر پر اُٹھا کر لے جا رہا ہے اس کا کوئی دوست یا اجنبی رحم کھا کر اگر اسکے بوجھ کا کچھ حصہ اپنے سر پر لادلے تو اسمیں کوئی ہرج نہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اپنے کام میں سُستی کی ہے اس کے مقابل پر اگر کوئی شخص مثلاً ایک گورنمنٹ کیطرف سے ایک پہرہ پر مقرر ہے اور وہ اپنی جگہ اپنے کسی دوست کو پہرہ پر مقرر کر کے چلا جائے تو اسوقت وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مَیں نے اپنا قائم مقام دیدیا تھا۔ گورنمنٹ کبھی اس عذر کو قبول نہ کریگی۔ حتیٰ کہ اگر کوئی جج اپنی جگہ اپنے سے بھی زیادہ لائق جج کو جو گورنمنٹ سے اپنے وقت میں اعلیٰ سے اعلیٰ خطابات پا چکا ہو۔ اپنی جگہ کسی مقدمہ کا فیصلہ سپرد کر دے تو کبھی بھی گورنمنٹ اس فیصلہ کو قبول نہ کریگی اور اس عذر کو نہ سُنیگی کہ مَیں نے اپنے سے زیادہ تجربہ کار ہاتھوں میں یہ کام سُپرد کر دیا تھا۔ یہ حال تو لائق قائم مقاموں اور دوستوں کا ہے لیکن اگر کوئی پہرہ دار اپنی جگہ دشمن کے کسی سپاہی کو بُلا کر کھڑا کر دے تو اس کا نتیجہ جانتے ہو کیا نکلے گا۔ وہ احمق سپاہی اگر پکڑا گیا تو مارا جائیگا۔ اور دشمن کا کارندہ اپنے سپاہیوں کو لاکر انکے ملک پر قابض ہو جائیگا +

لیکن تعجب اور سخت تعجب ہے کہ دُنیاوی حکومتوں اور اموال کے متعلق تو کوئی بھی اس طرح غیر پر اپنا کام نہیں چھوڑتا۔ لیکن دین کے معاملہ پر جہاں اپنے فرض کا ادا کرنا دُنیاوی کاموں کی نسبت زیادہ ضروری اور لازمی ہے اکثر لوگ سُستی کرتے ہیں اور اپنے کام کو دوسروں پر ڈالدیتے ہیں مُسلمانوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ تم اعلیٰ درجہ کی اُمت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے مبعوث کی گئی ہے۔ مگر اب مسلمان لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ جہاں جہاں مسلمان حکومتیں ہیں وہاں امن و امان کا نام و نشان نہیں۔ کمزوروں پر یہ ظلم کرتے ہیں غربا کا مال کھا جاتے ہیں انکے امرا بجائے اپنے اموال کو خدا کی راہ میں صرف کرنیکے اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرتے ہیں۔ بہت سے اُمرا کے اخراجات کا اگر حساب لیا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ کنچنیوں ڈوموں، مراسیوں، شاعروں کو جسقدر روپیہ انھوں نے دیا ہے اس سے بہت کم کسی دینی کام کیلئے عطا کیا ہے۔ اور وہ بھی نہایت کراہت قلب سے اور لوگوں کو خوش کرنے کیلئے۔ رفاہ عام کاموں سے دلچسپی لینا تو انکے لئے حرام ہو گیا ہے۔ نہ اشاعت اسلام پر روپیہ خرچ کرتے ہیں نہ تعلیم دینی پر۔ نہ ملک کی عام ضروریات پر نہ شفاخانہ قائم کریں نہ کنوئیں لگوائیں نہ مدارس جاری کریں۔ ہاں ایک مختصر سی جماعت اِن کاموں سے دلچسپی لیتی ہے مگر وہ سب کی قائم مقام نہیں ہو سکتی۔ اکثر مسلمانوں نے یہ کام غیر مذاہب کے سُپرد کر دیا ہے کہ رفاہِ عام کے کام تم کرو۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص دشمن کو اپنے مال کی حفاظت پر مقرر کرے وہ یہ کام کرتے ہیں اور خوب کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینکدینے کی فکر میں بھی لگے ہوئے ہیں مسیحیوں نے دُنیا میں ہزاروں شفاخانے ہزاروں مدارس لوگوں کے فائدہ کیلئے قائم کئے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ساتھ وہ اپنے مذہب کی اشاعت سے بھی غافل نہیں۔ اور انھیں ذرائع سے ہزاروں کو گمراہ و بے دین کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اور ابھی اور کچھ دن کرینگے۔ اگر مسلمان اخرجت للناس کو یاد رکھتے۔ اور دُنیا کے نفع رساں بنتے تو انھیں ان کارروائیوں کا موقعہ ہی کیونکر ملتا۔ اور لوگ پادریوں کے شفاخانوں اور مدرسوں میں جاتے ہی کیوں۔ مگر مرتا کیا نہ کرتا۔ جب یہ دُنیا کی نگرانی کے مدعی اپنے گھروں میں پاؤں پھیلائے پڑے ہیں اور دُنیا کی مصیبتوں اور دُکھوں کو دُور کرنے سے غافل و بے خبر ہیں تو لوگ کیا کریں۔ مجبوراً مسیحیوں سے علاج درد و غم چاہتے ہیں اور جب انکے احسانات اور کام کو دیکھتے ہیں۔ تو بعض کے دل انکی طرف جُھک بھی جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ ان سے تعلق بڑھتا جاتا ہے اور آخر مسیحی ہو جاتے ہیں۔ مگر باوجود ان مشکلوں اور مصیبتوں کے مُسلمانوں کو ہوش نہیں آتا اور وہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔ موت سر پر کھڑی ہے۔ اور خدا کو ایک دن جواب دینا ہوگا یہ گمراہی۔ یہ ضلالت۔ یہ بے دینی جو دُنیا میں پھیل رہی ہے۔ اس کے ذمہ وار مُسلمان ہیں۔ اور خدا کے روبرو انھیں جوابدہ ہونا ہوگا۔ ان غفلتوں پر چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ یہ سستیاں قابلِ درگذر نہیں ہیں۔ یہ فرائض منصبی سے بے پرواہی معاف نہیں کی جا سکتی +

مسلمانو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ اور پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔ جو کچھ ہو سکے کر لو۔ اور اپنے آپ کو دُنیا کے لئے مفید بناؤ +

---

# جلسۂ انصاراللہ

## ۱۸ - جولائی ۱۳ء بوقت ۷ ½ صبح

حضرت میاں صاحب میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب کی تحریک سے قادیان میں انصاراللہ کا ایک جلسہ ہوا جسکی کارروائی انصاراللہ کیلئے خصوصًا اور تمام جماعت احمدیہ کیلئے عمومًا شائع کیجاتی ہے۔ آپنے سورۂ الحمد کی تلاوت کے بعد ذیل کی تقریر کی فرمایا۔ "ہر ایک کامیابی اور ہر ایک مطلب کے حاصل کرنے کیلئے کوشش درکار ہے اور اس تک پہنچنے کیلئے بہت سے مراحل کو طے کرنا نہایت ضروری ولابدی ہوتا ہے بعض چیزیں ہیں کہ انکی ہر لحظہ اور ہر آن انسان کو ضرورت ہوتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایسی چیزوں کیلئے محنت کرنے سے انسان کو مستثنےٰ کر دیا ہے مثلاً ہوا ہے کہ اسکے بغیر انسان ایک منٹ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ یا انسان کے بدن کے اندر کا کارخانہ ہے کہ وہ بھی ہر وقت چل رہا ہے اور اگر وہ بند ہو جائے تو انسان ہلاک ہو جاتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے ذمے رکھا ہوا ہے اور اس کا انتظام انسان کے سپرد نہیں کیا۔ کیونکہ ممکن تھا کہ وہ کسی وقت غفلت کرتا اور تباہ ہو جاتا۔ بعض چیزیں ایسی ہیں کہ انمیں ہماری کوشش اور محنت ضروری ہے اسی کے متعلق ہمیں سکھایا ہے کہ ایاک نعبد کہ پہلے ہم اسکی عبادت کریں۔ یعنی اس مقصد کے حصول کیلئے جسکی تلاش میں ہم ہیں پہلے خوب کوشش کریں۔ پھر اس کیلئے اس سے استعانت طلب کریں یہ بھی کوشش ہے۔ اتنے مراحل شاقہ کو عبور کرنے کے بعد ہم کہیں مجاز ٹھیرتے ہیں کہ اُس سے صراط مستقیم مانگیں۔ پانی کیلئے ہم کو بہت دُور تک زمین کھودنی پڑتی ہے روٹی کے لئے سخت محنت اُٹھانی پڑتی ہے۔ عورتوں کو کیسی تکالیف کے بعد بچہ کا مُنہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے اگر وہ چاہیں کہ بغیر تکلیف کے انکے ہاں بچہ ہو جائے تو یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اندازہ الٰہی ہے۔ پھر فرمایا کہ جسمانی پرورش اور انتظام اور کامیابیوں کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں اسقدر مصائب برداشت کرنے پڑتے ہیں اور اتنی زحمتیں گوارا کرنی پڑتی ہیں جن کا کوئی حد و حساب نہیں۔ تو کیا روحانی کامیابیاں بھی ایسی سہل الحصول ہیں جو یونہی بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے اور کوشش کئے حاصل ہو جائیں۔ نہیں روحانی و مذہبی کامیابیوں کو حاصل کرنے کیلئے بھی بڑی بڑی جانفروشیوں اور قربانیوں کی ضرورت ہے +

فرمایا کہ عیسائی دُنیا میں عیسائیت کیلئے اسقدر کوشش کر رہے ہیں کہ ہمیں دیکھ کر شرم آتی ہے۔ دوسرے ملکوں کو چھوڑ کر اس وقت میں چین کے مختصر حالات پر اکتفا کرتا ہوں۔ وہاں تقریبًا ایکہزار مشنری کام کرتے ہیں۔ اور ۷ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے ۳ ہزار سالانہ عیسائی ہوتے ہیں۔ ایک علاقہ میں جو خطرناک تھا اور جہاں کوئی مشنری پہلے نہیں گیا تھا وہاں ۲ مشنری عورتیں گئیں اور قتل کی گئیں۔ مگر اس وقوعہ سے اُنکی ہمتیں پست نہیں ہوگئیں اور انھوں نے حوصلہ نہیں ہار دیا۔ اس سے پہلے باکسر کی جنگ میں انکے ۵۲ مشنری تھے مگر اب ایکہزار تک بڑھ گئے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ انکی اتباع کرو۔ بلکہ میں آپ لوگوں کو یہ بتاتا ہوں کہ اسلام نے جس ہمت و استقلال کی تعلیم مسلمانوں کو دی تھی اب اسپر غیر مذاہب کے پیرو کاربند ہو رہے ہیں۔ صحابہ تھوڑے عرصہ میں تمام دُنیا میں پھیل گئے اور دُنیا کے اکثر حصہ کو مسلمان کر لیا۔ پس جو کچھ اسلام کا ارشاد ہے اس پر تو عمل کرو +

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے گھر کی خبر لینی چاہیئے یہ ٹھیک ہے مگر میں اسبات کا بھی قائل نہیں کہ دوسرے ممالک و بلاد کی طرف توجہ ہی نہ کی جائے۔ اگر ہم قادیان میں اپنی تبلیغ کو محدود کر دیں کہ جب تک یہاں کا بچہ بچہ ایمان نہ لے آئے باہر نہ نکلیں۔ تو اس طرح قادیان سے باہر تبلیغ شائد ہمیں کبھی نصیب نہ ہو گی جس وقت تبلیغ کیجاتی ہے ایک مدّت کے اندر سعید روحیں اسے قبول کر لیتی ہیں اور ایک تلچھٹ باقی رہجاتی ہے جنمیں سے کسی کسی کو حق نصیب ہو جائے تو ہو جائے ورنہ وہ محروم بھی رہجاتے ہیں۔ ہاں آگے انکی اولاد ہدایت پا جاتی ہے۔ پس اس خیال میں رہنا بھی درست نہیں کہ پہلے گھر کو صاف کرلیں۔ بلکہ دوسرے لوگوں کی بھی فکر کرنی چاہیئے" +

بعض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ قادیان میں رکھا ہی کیا ہے وہ لوگ سب نکمّے ہیں جہاں جہاں احمدیوں میں یہ باتیں پھیلا کر انھیں سُست کیا جا رہا ہے اس کا ازالہ کرنا بھی ضروری ہے جماعت کو جگانے کے لئے زور سے کام شروع کیا جانا چاہیئے جس کے لئے فی الحال پانچ مفصلہ ذیل تجاویز مَیں نے سوچی ہیں

(۱) مختلف شہروں میں لکچروں کا سلسلہ +

(۲) چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کا سلسلہ + جو ہر سہ ماہی شائع کیئے جائیں +

(۳) مختلف شہروں میں انصار بھیجے جائیں جو کچھ کچھ مدّت وہاں رہیں +

(۴) چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں کو فروخت کیا جائے +

(۵) کوئی واعظ مقرر کیا جاوے جو مختلف جگہ پر پھرے خصوصًا احمدیوں میں +

پہلی تجویز کے متعلق فرمایا کہ چند انصار اس فنڈ میں ماہواری چندہ دیتے ہیں۔ انھیں اس کام پر لگایا جائے اور وہ اپنے ہی جمع شدہ روپیہ پر مختلف شہروں میں لکچر دیں +

(۲) تجویز کے بارے میں فرمایا۔ کہ فی الحال فنڈ کے کم ہونے کی وجہ سے تین مہینہ میں ایک بار شائع کیا جاوے جب فنڈ ترقی کر جاوے گا۔ تو ہم اسکو ماہوار یا پندرہ روزہ کر سکتے ہیں اور اسکی اشاعت کم از کم دس ہزار ہو یا اس سے بھی زیادہ۔ اس کے لئے چندہ جمع کیا جائے +

(۳) بعض واعظ مہینہ کی چھٹی لیکر اگر ملازم ہیں۔ اگر ملازم نہیں تو اپنے دیگر کاروبار سے ایک مہینہ کی فرصت نکالکر باہر کسی جگہ جائیں (ہندوستان پنجاب وغیرہ میں) وہاں جاکر سکونت اختیار کریں۔ اگر وہ اُس جگہ کی زبان سے واقف ہوں تو کچھ وعظ بھی کرتے رہا کریں۔ یا چند آدمیوں سے مِلکر اُن سے تبادلہ خیالات کریں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہو کہ اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ صحابہ تمام دُنیا کی زبانیں اتنی جلدی نہیں سیکھ گئے تھے۔ وہ دوسرے بلاد میں گئے تو لوگ ان کا نیک نمونہ و اخلاق حسنہ دیکھ کر اُنکو سچّا جانکر انکی اطاعت پر آمادہ ہوگئے۔ اور اسلام قبول کر لیا +

(۴) چونکہ اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر انھیں مفت کتاب یا ٹریکٹ دیا جاوے تو وہ پھینک دیتے ہیں اور نہیں پڑھتے۔ اس لئے کچھ ٹریکٹ برائے نام قیمت پر فروخت کئے جائیں۔ جو کچھ پیسے خرچ کرے گا وہ اسے پڑھے گا بھی +

(۵) کچھ واعظ قلیل تنخواہ پر مقرر کئے جائیں۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تنخواہ دار علماء نے کیا کرنا ہے۔ مگر یہ اعتراض غلط ہے علماء رزق حرام کے کھانے کی وجہ سے بدنام ہوئے ہیں اگر رزق حلال پر کفایت کرتے۔ تو کبھی ذلیل نہ ہوتے۔ کیا یہ بھی شرط ہے کہ علماء بھوا ہی مرا کریں۔ ہاں وہ قربانی کریں۔ اور قلیل تنخواہوں پر گزارہ کریں یہی ان کی قربانی ہے +

ہاں اگر کوئی واعظ تجارت وغیرہ سے اپنا گزارہ کر سکتا ہے اور تنخواہ کے بغیر کام کرتا ہے تو یہ اس کا اخلاص ہے۔ غرض کچھ واعظ مقرر ہوں جو خصوصیت سے احمدیوں میں پھریں اور اُن میں جو کمزوریاں اور غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ اُنکو دور کرنیکی کوشش کریں۔ صدر انجمن کا چندہ ان سے وصول کریں۔ جہاں انجمنیں قائم نہیں ہیں۔ وہاں انجمنیں قائم کریں۔ اپنے خرچ کا بوجھ کسی جگہ کے احمدیوں پر نہ ڈالیں +

چونکہ ان تمام کاموں میں روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے قرار پایا کہ ایمیں احمدیوں اور خصوصًا ممبران الانصار سے مالی مدد حاصل کیجاوے۔ قادیان سے اسّی روپیہ کے قریب چندہ وصول ہوا ہے اور سردست جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ چھ سات سو روپیہ کی اس سہ ماہی کیلئے ضرورت ہے جسکے جمع کرنیکی ہر جگہ کے انصاراللہ [illegible] دوسرے احباب بھی شامل ہوں۔ تو فرض منت دین ہے + خاکسار۔ فدوی [illegible] ناظم سکرٹری انصاراللہ +

# احمدی مجاھد

تمام احباب کو اطلاع دیجاتی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے مشہور مجاہد فی سبیل اللہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے کچھ مدت سے سخت بیمار ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ انکے لئے سب دوست خلوص دل کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انھیں شفا عنایت کرے۔ مولوی صاحب سلسلہ کے ان خاموش مجاہدین میں سے ہیں کہ جنھوں نے اپنی کوششوں سے ایک کثیر جماعت کو سلسلہ میں داخل کیا ہے اور جو سالہا سال سے آہستہ آہستہ مگر استقلال سے اشاعت سلسلہ میں لگے ہوئے ہیں +

# تعلیم زراعت

دنیا کے سب پیشوں اور محنتوں سے سب سے زیادہ ضروری عام اور قدیم زراعت ہے مگر باوجود اس کے کہ تمام دنیا کی زندگی کا مدار غلوں اور کھانے پینے کی چیزوں پر ہے جہاں اور صنعتوں نے ترقی کی ہے۔ وہاں زراعت کی علمی ترقی میں بہت سستی رہی ہے اور گو مسلمانوں کے زمانہ میں بیطاری کا علم موجود تھا۔ اور زراعت کے سب سے زیادہ کار آمد جزو جانوروں کے علاج کا علم دریافت ہو چکا تھا اور باقاعدہ اس کی درس اور تدریس جاری تھی لیکن یورپ میں علاج حیوانات کا مدرسہ ہی اول ہی اول سترہ سو تہتر میں جاری ہوا تھا۔ اس سے پہلے علاج الحیوانات کا کوئی مدرسہ نہ تھا۔ اس سکول کی بنیاد پہلے ادنی پیمانہ پر کوپن ہیگن واقع ڈنمارک میں ڈالی گئی اور بعد ازاں یہ ترقی کر کے شاہی زراعتی کالج بنگیا اسکے بعد سترہ سو نوے میں ایڈنبرہ کی یونیورسٹی میں ایک زراعت کا لیکچرار مقرر کیا گیا۔ اور سترہ سو چھیانوے میں آکسفورڈ میں بھی اقتصاد زراعتی کا ایک لیکچرار مقرر ہوا۔ آسٹریلیہ کے شہر کرمن میں سترہ سو ننانوے میں ایک اعلےٰ درجہ کا زراعتی سکول کھولا گیا۔ اور پھر اسکے بعد دیگر جرمنی اور فرانس میں چار زراعتی سکول کھولے گئے۔ ڈنمارک میں اب چونتالیس زراعتی سکول موجود ہیں اور روس کے ملک میں چھیاسٹھ سکول ہیں جو قازان کیو اور ماسکو کی یونیورسٹیوں سے متعلق ہیں +

یورپ میں تعلیم زراعت کا سب سے عمدہ اور باقاعدہ انتظام بلجیم اور فرانس میں ہے فرانس کی ریپبلک میں زراعت کے مختلف شعبوں کے جو سکول موجود ہیں انکی تعداد حسب ذیل ہے سولہ سکول جانور پالنے کا فن سکھانے کے۔ اٹھتالیس سکول عملی زراعت سکھانے کے۔ چھ قومی سکول زراعت اور باغبانی سکھانیکے تین علاج الحیوان سکھانے کے سکول۔ ایک سکول جانور چرانے کے فن کی تعلیم کیلئے ایک سکول پنیر بنانے کی تعلیم کے لئے اور ایک ریشم کے کیڑوں کے پالنے کی تعلیم کے لئے۔ بلجیم میں تمام سکولوں میں قانوناً زراعت کی بھی تعلیم دیجاتی ہے +

ممالک متحدہ میں اسوقت قریباً ستر سکول اور کالج فن زراعت کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ جاپان گو بالکل حدیث العہد ہے اور ترقی کے میدان میں سب قوموں کے بعد قدم مارنے لگا ہے مگر پھر بھی اس میں اس طرف خاص توجہ کی جارہی ہے اور زراعت کی تعلیم کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ ایک کالج مصر میں بھی اس غرض کے لئے کھولا گیا ہے +

مگر تعجب کی بات ہے کہ ہندوستان جو بالکل زراعتی ملک ہے اس مقابلہ میں سب سے پیچھے ہے اور باوجود اسکے کہ اس ملک کی آبادی کا ایک کثیر حصہ زراعت پر گذارہ کرتا ہے پھر بھی علوم جدیدہ سے مستفید ہونیکی طرف بہت کم توجہ ہے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں تو چالیس چالیس پچاس پچاس سکول زراعت کے موجود ہیں مگر ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جہاں پندرہ کروڑ آدمیوں کے قریب صرف زراعت پر بسر کر رہے ہیں صرف دو سکول زراعت کے اور دو علاج الحیوان کے اور ایک تعلیم جنگلات کا ہے اور سوائے وٹرنری سکولوں کے باقی سکولوں کی حالت قابل فخر نہیں ہے اور گورنمنٹ کو بار بار ملک کی غفلت پر اظہار افسوس کرنا پڑتا ہے جب اہل زراعت کا یہ حال ہے تو زراعت کی ترقی کیونکر ہو +

# کس کس کو پوجیں

"متصلہ ذیل مضمون ایک خواب کی بنا پر لکھا گیا ہے ایک دوست کو اللہ تعالےٰ نے خواب میں کفارہ کے متعلق یہ جواب سمجھایا ہے جو بہت لطیف ہے۔ ایڈیٹر"

حضرت مسیح دنیا کیلئے شہید ہو کر سب کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ اس لئے وہ پرستش کے قابل ہیں ان کا درجہ بہت بڑا ہے اور وہ دنیا کے نجات دہندہ ہیں یہ وہ دلیلیں ہیں جو اکثر مسیحی پیش کیا کرتے ہیں +

لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی خصوصیت نہیں بلکہ اگر اس اصل پر کسی کی الوہیت ثابت ہوتی ہو تو پھر سب دنیا کی پرستش کرنی پڑیگی۔ حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے۔ اسے ہم مانتے ہیں مگر اول کوئی یہ تو ثابت کرے کہ ان کا صلیب پر لٹکایا جانا بنی نوع انسان کی خاطر تھا۔ وہ خود تو یہ دعویٰ نہیں کرتے اور اگر کریں بھی تو اس دعویٰ کی دلیل کیا ہے پھر اگر وہ دعویٰ بھی بلا دلیل کے تسلیم کر لیا جائے تو بھی اس سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا +

ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ جبتک اسکے جسم کے ذرات اسکے لئے فدا نہ ہوں اگر غذائیں تحلیل ہو ہو کر انسانی جسم کو قائم نہ رکھیں تو انسان زندہ کیونکر رہ سکتا ہے پھر کیا اس قربانی کے بدلہ میں انکی پرستش کرنی چاہیئے +

ماں کسطرح اپنے بچہ کے لئے قربان ہوتی ہے اور کسطرح اپنے امن کو چھوڑ کر ایک لمبے عرصہ کے دکھ کو برداشت کرتی ہے نو ماہ تک بچہ کا پیٹ میں رہنا اسکے لئے کیا تکلیف رساں ہے اگر ذرہ بھی اسے خیال ہو کہ چلنا پھرنا میرے حمل کیلئے مضر ہے تو وہ کسطرح اپنی سب خواہشات کو ترک کر کے ایک دو دن کیلئے نہیں مہینوں کیلئے صاحب فراش بنجاتی ہے اور بچہ کی بہبودی کے لئے اپنی تکلیف کی پروا نہیں کرتی۔ بچہ کے پیدا ہونے پر جو تکلیف اسے ہوتی ہے کیا انکی برداشت کوئی کم قربانی ہے بچہ کی پیدایش کے بعد تکالیف کا سلسلہ رفع نہیں ہو جاتا۔ بلکہ انکی ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی ہے حضرت مسیح کو تو انکے دشمنوں نے صلیب پر لٹکایا تھا۔ مگر ماں اپنی اولاد کی خاطر بخوشی خاطر خود قربان ہوتی ہے اور برسوں کی محنت کے بعد پھر کہیں بچہ اپنے نفع نقصان کے سمجھنے کے لائق ہوتا ہے کیا یہ ماں اس قربانی پر معبودیت کے لائق نہیں +

سپاہی اپنے ملک کی خاطر کس طرح لڑتا ہے کس طرح اپنے ابناء وطن کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور عورتوں اور بچوں کی حفاظت اور ملک وحکومت کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو ہر ایک سخت سے سخت خطرہ میں ڈالنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکر وہ آزادی کی خاطر اپنی ہر ایک چیز فدا کر دیتا ہے۔ اپنا مال خرچ کرتا ہے اپنا وقت صرف کرتا ہے اپنا آرام ترک کرتا ہے پھر اپنی جان بھی نذر کر دیتا ہے کیا انکی قربانی مسیح کی قربانی سے کم ہوتی ہے کہ اس کی عزت اس سے کم کی جائے +

ایک اُستاد ایک طالبعلم کو سمجھانے کے لئے کس طرح اپنا دماغ خرچ کرتا ہے اور کس طرح جان مار کر علم کو زندہ رکھتا ہے پھر کیا وہ کسی کم تعریف کا مستحق ہے +

پولیسمین کیونکر اپنی نیند کو ترک کر کے لوگوں کے اموال اور جانوں کی حفاظت کرتا ہے اور سردی کی راتوں میں جب تمام لوگ آرام کر رہے ہوتے ہیں۔ ادھر سے اُدھر گلیوں میں پھر کر اس بات کی نگرانی کرتا ہے کہ کوئی شریر لوگوں کے اموال پر دست اندازی نہ کرے کیا اس کی قربانی کچھ کم ہے +

غرض کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص دنیا میں دوسروں کے لئے قربانی کر رہا ہے اور اگر اس طرح قربانیاں نہ ہوں تو کبھی دنیا چل ہی نہیں سکتی۔ پھر اگر یہ قربانیاں کسی کو ایسا پاک بنا دیتی ہیں کہ وہ معبود [illegible] +

# خطبۂ جمعہ

۲۵- جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھکر فرمایا کہ ایکدفعہ میں لاہور میں تھا- بڑی مدت کی بات ہے- وہاں ٹھنڈی سڑک پر ہم تین آدمی جارہے تھے- ایک نے کہا- قرآن میں تو لکھا ہے کہ ولقد یسرنا القرآن- مگر قرآن تو بہت مشکل ہے- مینے کہا یہ بہت سچا کلمہ ہے- قرآن کا دعویٰ ہے کہ جو کچھ بھی سچائیاں اور الٰہی صداقتیں جنمیں خدا تعالےٰ کی تعظیم اور مخلوق پر شفقت اور اس کے قوانین و اصول ہو سکتے ہیں- وہ سب قرآن میں موجود ہیں- اگر یہ تمام صداقتیں دیگر آسمانی کتب سے خود جمع کرنی پڑتیں تو کسقدر مشکل بات تھی- اور پھر مزید براں یہ کہ مدلل و مفصل موجود ہیں- چنانچہ دوسرے موقعہ پر فرماتا ہے- لم یکن الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین منفکین حتیٰ تاتیھم البینۃ رسول من اللہ- یتلوا صحفا مطھرۃ فیھا کتب قیمۃ- ساری مضبوط تعلیمات اور ہدایات جامع کتاب حضرت قرآن ہے جس نے تمام اگلی صداقتوں کو بھی بہتر سے بہتر اور عمدہ سے عمدہ رنگ میں فرمایا ہے ÷

اس قرآن کے بارے میں فرماتا ہے کہ سنو! میں اللہ علم والا ہوں-" وہ کتاب ہے جس میں ہلاکت کی راہ نہیں- کتاب کے لفظ پر علم اشتقاق میں بڑی بحث ہے- جو لفظ جو اس مادہ سے مشتق ہیں انمیں جمعیت کے پائے جاتے ہیں- کتیبہ لشکر کو کہتے ہیں- پس یہ کتاب ہزارہا شبہات کے مقابلہ کے لئے کافی ہے- کیا ہی پاک روح تھی وہ جس کے منہ سے نکلا- حسبنا کتاب اللہ- اس فقرے پر ایک قوم رنجیدہ ہے- اس کے ایک فرد نے مجھ پر بھی اعتراض کیا- تو مینے اس سے پوچھا آپ حَسْبُنا کے کیا معنے کرتے ہیں- اس نے کہا- کافیک- مینے کہا یہ تو قرآن مجید ہی کا قول ہے- وہ فرماتا ہے- اولم یکفھم انا انزلنا الیک الکتاب یتلیٰ علیھم ان فی ذالک لرحمۃ و ذکریٰ لقوم یومنون- کیا ان کے لئے یہ کتاب کافی نہیں جو ہم نے ان پر اتاری- یہی حضرت عمرؓ نے کہا- ذالک الکتٰب سے ظاہر ہے کہ یہی ایک کتاب ہے اور کوئی ہے ہی نہیں- حضرت نبی کریم صلعم نے تو یہاں تک ادب کیا ہے کہ اپنی آنکھ سے کوئی کتاب دیکھی ہی نہیں- ہاں ایک دفعہ موقعہ فاتوا بالتوراۃ فاتلوھا سے نکلا تھا- مگر تورات بھی آپ کے سامنے کوئی نہ لایا ÷

ریب کے معنے شک اور ہلاکت کے ہیں- ہلاکت کی کوئی تعلیم قرآن کریم میں نہیں جس سے انسان کا دین و دنیا تباہ ہو جائے- ایسا ہی شک کی کوئی بات نہیں- شک اگر ہوگا- تو اس شخص کے دل میں ہوگا- جو قرآن کا مخالف ہے- غرض قرآن میں کوئی شک نہیں پھر اس کو ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا میں کھول دیا ہے ÷

یہ کتاب ہر ایک قوم کیلئے جو متقی ہو چکی ہے یا ہو گی یا اسوقت ہے- ہدایت نامہ ہے- اسکے مبادی میں ایمان بالغیب شرط ہے- کیونکہ دنیا میں بھی جسقدر علم صحیح ہیں سب کا مدار فرض یا غیب پر ہے- علم ہندسہ ہے- اسمیں جمع اور تفریق ہی ہے یکونکہ ضرب کیا ہے- امثال کی جمع تقسیم کیا ہے- امثال کی تفریق- اور اس جمع تفریق کی بنا فرض ہے چار روپے دس آنہ- دو ہزار پانچ روپے دو پائی- غرض کوئی روپیہ ہو- وہ اسوقت کہاں ہوتا ہے- فرضی طور پر جمع یا تفریق کیا جائے گا اسی طرح علم مساحت- انجینرنگ- ڈاکٹری- تجارت- زراعت میں پہلے ایمان بالغیب ہی ہوتا ہے- کاشتکار بیج کو زمین میں سپرد خاک کرتا ہے- اسے کیا معلوم کہ یہ بیج کیسا ہوگا اور کتنا پھل لائے گا- پولیس بھی ایماندار ہو تو اپنی کارروائی پہلے غیب پر شروع کریگی- پھر صحیح نتیجہ پر پہنچے گی- اسی طرح ایک مبتدی پہلے اللہ پر- ملائکہ پر- کتب پر- حشر و نشر پر ایمان بالغیب لائے گا- پھر اس کتاب کے ذریعہ ہدایت پاکر وہ ان سب کا علم الیقین حاصل کرے گا- مگر یہ ہدایت اسی کو نصیب ہوتی ہے جو دعا مانگنے کا عادی ہو- صدقہ و خیرات کرتا ہے- صدقہ و خیرات کی ترغیب کے لئے کیا عمدہ فرمایا مما رزقنا ھم کہ جس چیز سے خرچ کے لئے کچھ ارشاد کرتے ہیں- وہ تمہاری نہیں بلکہ ہماری دی ہوئی ہے- پھر سب نہیں مانگتے- بلکہ اسمیں سے کچھ- پھر یہ رزق عام ہے صرف مال مراد نہیں- جو لوگ ان نیکیوں میں بڑھتے بڑھتے- پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ تیرے پر نازل ہوا- اسے مانتے ہیں اور اس کے بعد جو وحی ہو اس پر بھی ایمان لانے کو تیار ہیں وہ ہدایت پر گویا سوار ہیں- کفر گیرد کاملے ملت شود- دیکھو مکہ کیطرف سجدہ دین ہوگیا کیونکہ یہ ایک کامل کا فعل ہے- برخلاف اسکے جو یکدم انکار ہی کر بیٹھے- اور ان کا حال جملہ معترضہ سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم میں بتادیا کہ ان کے لئے انذار اور عدم انذار مساوی ہے یعنی حق کی پرواہی نہیں- وہ نہ حق بات سنتے ہیں نہ حق دیکھتے ہیں نہ اسپر غور کرتے ہیں- اسکی سزا میں ان پر مہر لگادی گئی ÷ آہنے را کہ زنگ خوردہ- از مصقل صاف نہ گردد- یہ فتویٰ لایومنون سب کے حق میں نہیں- اس لئے یہ اعتراض صحیح نہیں- کہ بعض کافران میں سے مسلمان کیوں ہو گئے- چنانچہ سورہ یٰسین میں فرمایا- لقد حق القول علیٰ اکثرھم فھم لایومنون- یعنے اکثر پر ایسا فتوےٰ لگتا ہے- جسکی وجہ بھی بتادی کہ سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لایومنون ہدایت تو وہ پاتے ہیں- جنمیں ایمان بالغیب- صدقہ و خیرات اور حق کی شنوائی- حق کی بینائی ہو- انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم ÷

## عورتوں کے متعلق ایک آسٹرین ڈاکٹر کی رائے

نئی روشنی کے دلدادہ اتنا شور و غوغا مچایا کرتے ہیں اور محض یورپ کی تقلید کرنا اپنا مایۂ ناز خیال کیا کرتے ہیں اور اسلام نے جو حقوق عورتوں کیلئے تجویز کئے ہیں- مثلاً- وللذکر مثل حظ الانثیین- اسپر بڑی لے دے کیا کرتے ہیں- اور کہا کرتے ہیں کہ عورت مرد کے حقوق میں مساوات ہونی چاہیئے- حالانکہ قدرت نے خود انمیں مساوات نہیں رکھی- بھلا کہاں مرد اور کہاں عورت- ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسئلوا اللہ من فضلہ ان اللہ کان بکل شیء علیما- اور خواہش نہ کرو اس بزرگی کی جو اللہ نے ایک کو دوسرے پر دی- مردوں کو انکی کمائی کے موافق حصہ ملیگا- اور عورتوں کو انکی کمائی سے حصہ ملیگا- کیا یہ پاک تعلیم تھی مگر جبتک ان کو یورپ سے آواز نہ آئے یہ ماننے کے لئے طیار نہیں ہوتے ÷

سنئے کیا فرماتے ہیں- آسٹریا کے ایک لائق ڈاکٹر

ٹائمز لنڈن- ۴- جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے وائنا میں ایک بڑے لائق فائق پروفیسر ہاج ینگ نے آسٹریا کی مجلس قانون میں عورتوں کی مرہم پٹی اور ہمدردی کے متعلق لکچر دیتے ہوئے کہا- میری رائے میں جس میں میرے بہت سے ہم پیشہ شامل ہیں اور جواب بالکل مرتبہ یقین پر پہنچ چکی ہے اور جتنا زیادہ مجھے زمانہ طلبا طلبی سے واسطہ پڑا ہے اسی قدر میری رائے پختہ ہوتی چلی گئی ہے کہ عورتیں ڈاکٹری کے کام میں موزون اور مناسب نہیں ہیں- یہ عورتونکی مذمت نہیں- صرف حق بات کا اظہار ہے ڈاکٹر کی آزادانہ رائے ہونی چاہیئے- اور اکثر دفعہ اسے تیزی سے کام کرنا پڑتا ہے- اسکے تمام کام میں ایسے صفات ہوتے

ہوتے ہیں۔ جو عورتوں میں بکلی طور پر شاذ و نادر پائے جاتے ہیں۔ باوجود بڑی محنت شاقہ کے اور اعلےٰ لیاقت کے جو میرے زنانہ طلباء میں سے اکثر نے ظاہر کی ہے وہ زندگی کی تگ و دو میں پیچھے رہ گئی ہیں۔ یا کم از کم اس قابل نہیں ہوئیں۔ کہ وہ اعلےٰ مقام حاصل کریں۔ جو ان کے کام اور انکی تمدنگی کے لذات عیش کے ایثار پر ان کو صلہ میں ملنا چاہیئے تھا۔ ہاں مرضی مریضوں اور زخمیوں کی مرہم پٹی میں انکو کمال ہے۔ یہ حالات نہی بالکل دگرگوں ہیں۔ اس کام میں انکو خاص مہارت اور لیاقت ہوتی ہے۔ اسمیں مردان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس میدان میں فتح یقیناً انہی کی ہوتی ہے +

---

# ہندوستان کی خبریں

**ٹھگی کو سزا**۔ جمنا نامی ایک عورت نے کلکتہ میں ہیرا نامی گجراتن کو پیتل کے مٹکوں پر سونے کا دھوکہ دے کر ۲۰۰ روپے کا مال اینٹھ لیا تھا۔ اس پر عدالت نے جمنا کو دس ماہ قید کی سزا دی +

**میڈیکل مشن کی واپسی**۔ تازہ ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کے غریب مسلمانوں کا میڈیکل مشن قسطنطنیہ سے چلکر سکندریہ کو پہنچ چکا ہے اور کچھ دنوں میں بمبئی وارد ہو جائیگا

**صوبجات متحدہ میں تعلیم اہل اسلام**۔ الہ آباد سے خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ صوبجات متحدہ آیندہ ماہ اگست مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق ۱۷ سر برآوردہ مسلمانوں کی ایک مشیر کمیٹی مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو گورنمنٹ کو مسلمانوں کی تعلیم کے معاملات میں مشورہ دے گی +

**حاجیوں کیلئے سہولتیں**۔ حج کے متعلقہ سوال پر اندنوں بنگال کے مسلمانوں میں بڑی سرگرمی دیکھی جاتی ہے۔ چنانچہ ۱۸ جولائی کو چاٹ گام میں زیر صدارت صاحب کلکٹر بہادر مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں حاجیوں کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی +

**ریلوے کو خسارہ**۔ ہندوستان کی تمام ریلوں کو مجموعی طور پر یکم اپریل سے ۵ جولائی تک ۲۳۶۶۲۲ روپے کم آمدنی ہوئی +

**کامیابی امتحان**۔ مولوی محبوب عالم صاحب کے دوست یہ خبر بڑی مسرت سے سُنیں گے کہ انکی بڑی صاحبزادی فاطمہ بیگم (ایڈیٹر اخبار شریف بی بی) پنجاب یونیورسٹی کے امتحان علوم شرقی "منشی" میں پاس ہو گئی ہیں۔

**ویسرائے پر اپریشن**۔ ہمعصر ست یادی رقمطراز ہے۔ کہ یہ سُنکر ہمیں سخت رنج ہوا ہے۔ کہ لارڈ ہارڈنگ بہادر ویسرائے ہند پر پھر شملہ میں عمل جراحی کیا گیا ہے۔ خدا جلد صحت دے +

**انڈین مشن کی پھر روانگی**۔ غریب مسلمانان بمبئی کے میڈیکل مشن کے ڈائرکٹر۔ ڈاکٹر سی محمد حسین کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ دوبارہ ترکی فوج کے ساتھ کام کرنیکے لئے روانہ ہو جائیں +

**بوشہر و شیراز کی سڑک**۔ بقول پانیر بوشہر و شیراز کی سڑک تجارت کے لئے محفوظ و مصئون ہے۔ مقامی قبائل نے حال میں کوئی چھاپہ نہیں مارا +

**بہار میں بنگالی زبان**۔ بنگال سٹیلرس آباد کار ان ایسوسی ایشن بہار نے لوکل گورنمنٹ سے عرض کی ہے کہ بہار یونیورسٹی میں دوسری زبانوں کے ساتھ بنگالی زبان بھی پڑھائی جاوے +

**ہمدرد کی کاپی ضبط**۔ "آؤ۔ اور مقدونیہ میں ہماری مدد کرو۔" نامی رسالہ معہ اخبار ہمدرد کی اُس کاپی کے جس میں اس مضمون کا ترجمہ کیا گیا تھا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر دہلی کے حکم سے ضبط کر لئے گئے ہیں +

**بی اے کا نتیجہ**۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی اے میں پنجاب کے کالجوں سے جسقدر لڑکے پاس ہوئے اُنکی تعداد یہ ہے۔ سنیٹ سٹیفن کالج دہلی ۲۵۔ (ضلع شملہ سے ا ہوشیارپور سے ۲۔ جالندھر سے ۱) خالصہ کالج امرتسر ۴ دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور ۳۵۔ دیال سنگھ کالج ۲۰۔ فورمین کریسچن کالج ۵۱۔ گورنمنٹ کالج ۳۵۔ اسلامیہ کالج لاہور ۱۲۔ (ضلع لاہور ۸) گارڈن مشن کالج راولپنڈی ۴ (ضلع ملتان ۱۔ ہزارہ ۱۔ ۱) ایڈورڈ کالج پشاور ۲۔ (ضلع پشاور پرائیوٹ ۲) پرنس آف ویلز کالج جموں ۴۔ کالج سرینگر ۴۔ مہندرا کالج پٹیالہ ۱۱۔ (پٹیالہ پرائیوٹ ۱) +

**مہاراجہ بہادر کی فیاضی**۔ دوران قیام لاہور میں مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر نے تمام بڑے بڑے انسٹیٹیوشنوں کو معقول امداد دی ہے جسمیں سے بعض رقوم حسب ذیل ہیں سناتن دھرم سکول کی عمارت کے لئے ۵ ہزار۔ یتیم خانہ انجمن حمایت اسلام ۱۰۰۰۔ دیانند کالج ایک ہزار۔ جانج گئوشالہ ۴۰۰۔ مہارانی بردوان گرلز ہائی سکول ۳۰۰۔ سکھ گرلز سکول ۳۰۰۔ کھتری بیوگان ایک ہزار۔ سادھو گورو ازجن صاحب ۱۶۵۔ ہندو ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ۵۰۰ +

**میڈیکل کالج بمبئی**۔ گورنمنٹ بمبئی نے گرانٹ میڈیکل کالج کی تعلیم میں اصلاح ہونے اور پروفیسروں کے معیار قابلیت کے بڑھائے جانے پر اخبارات کے نام ایک نوٹ شائع کیا ہے +

**ایک شاعر کی یادگار**۔ موضع ناتو تھانہ سانکلی ضلع بیربھوم ایک مشہور بنگالی شاعر چنڈی داس کا وطن ہے اس لئے مقامی حکام کی کوشش سے شاعر مذکور کی یادگار میں قصبہ سانکلی کا نام اب نانور رکھا گیا ہے +

**بیدرد ماسٹر**۔ مانک گنج ضلع ڈھاکہ کے ایک انگریزی سکول میں ایک ماسٹر نے ایک لڑکے کو سخت بیدردی کے ساتھ بید سے پیٹا۔ جس سے لڑکے کو بہت صدمہ پہنچا۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر رائے دی کہ بیدیں جگر لگا ہے۔ اس سے آنکھ پر سخت صدمہ پہنچنے کا احتمال تھا۔ اور اگر ایک بید اور لگایا جاتا تو لڑکے کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی۔ اب صاحب انسپکٹر مدارس اور سکرٹری سکول کو اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے +

**آزادی کا اعلان**۔ صوبہ قوکی دین واقعہ چین نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا ہے +

**ہندو یونیورسٹی کا چندہ**۔ بقول مہاراجہ صاحب دربھنگہ ہندو یونیورسٹی میں ۳۸ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے اور اب کام جاری کرنے کے لئے ۱۲ لاکھ روپیہ کی ضرورت رہ گئی ہے گو پورے کام کے لئے تین کروڑ روپیہ درکار ہے +

**باغیان مسقط**۔ مسقط کی کوئی خبر نہ پہنچنے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلطان باغیوں کا بخوبی مقابلہ کر رہے ہیں اور باغی دارالحکومت کی طرف بڑھنے میں ناکام رہے ہیں +

**ایک راجہ پر جرمانہ**۔ ملابالی میں کوٹا ایام کے راجہ کو معاملات مالی میں ایک موپلہ کو دھوکہ دینے کے باعث پچاس روپے جرمانہ ہوا +

## اطلاع

جملہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ انجمن ضلع گوجرانوالہ نے بموجب قواعد کارروائی کرنی شروع کی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ضلع کی دوسری انجمنیں اسکے ساتھ ملکر کارروائی کریں۔ اور اس طرح پر کام باقاعدہ ہونے کی امید ہے ایسا ہی چندہ بھی انجمن ضلع گوجرانوالہ کی وساطت سے آنا چاہیئے اس طرح سال کے آخر یہ پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ضلع گوجرانوالہ سے کسقدر روپیہ آیا ہے۔ پس ضلع گوجرانوالہ کی کل انجمنیں انجمن ضلع کی وساطت سے بموجب قواعد کارروائی کریں +

صدر الدین

سکرٹری